ٱلرَّعۡد Ar-Raad

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ

In the name of Allah, Most Gracious, Most Merciful

Name

This Surah takes its name from the word *ar-Raad* (thunder) that occurs in Ayat 13. It is merely the symbolic name of the Surah and does not in any way mean that the Surah deals with the scientific problems connected with thunder.

Period of Revelation

The internal evidence (Ayats 27-31 and Ayats 34-48) shows that this Surah was revealed in the last stage of the mission of the Prophet (peace be upon him) at Makkah and during the same period in which Surahs Yunus, Hud and Al-Aaraf were revealed. The manner of speech indicates that a

sufficiently long time had passed since the Prophet (peace be upon him) had been conveying the message. On the one hand, his opponents had been contriving different devices to defeat him and his mission, and, on the other, his followers had been expressing a desire that by showing a miracle the disbelievers might be brought to the right way. In answer, Allah impressed on the believers that it is not His way to convert people by this method and that they should not lose heart, if He is giving the enemies of the truth a rope long enough to hang themselves. Otherwise, He is able to show such signs as may bring the dead out of their graves and make them speak (Ayat 31), but even then these obdurate people will invent an excuse to explain this away. All this decisive evidence clearly proves that this Surah was revealed during the last stage of the Prophet's mission at Makkah.

Central Theme

The first verse enunciates the main theme of this Surah, that is, "The Message of Muhammad (peace be upon him) is the very truth, but it is the fault of the people that they are rejecting it." This is the pivot on which the whole Surah turns. This is why it has been shown over and over again in different ways that the basic components of the Message, Tauhid, Resurrection and Prophethood are a reality: therefore they should believe sincerely in these for their own moral and spiritual good. They have been warned that they shall incur their own ruin if they reject them, for kufr by itself is sheer folly and ignorance. Moreover, the aim of the Surah is not merely to satisfy the minds but also to

appeal to the hearts to accept the faith. Therefore it does not merely put forward logical arguments in support of the truth of the message and against the people’s wrong notions, but at appropriate intervals it makes frequent use of sympathetic and earnest appeals to win over their hearts by warning them of the consequences of kufr and by holding out the happy rewards of faith so that the foolish people should give up their obduracy.

Besides this, the objections of the opponents have been answered without any mention of them, and those doubts which are proving a hindrance in the way of the message or were being created by the opponents have been removed. At the same time, the believers; who had been passing through long and hard ordeal and were feeling tired and waiting anxiously for Allah’s succor, have been comforted and filled with hope and courage.

نام

آیت نمبر ۱۳ کے فقرے وَ یُسَبِّحُ الرَّعۡدُ بِحَمۡدِهٖ وَ الۡمَلٰٓئِکَۃُ مِنۡ خِیۡفَتِهٖ کے لفظ الرعد کو اس سورۃ کا نام قرار دیا گیا ہے۔ اس نام کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس سورۃ میں بادل کی گرج کے مسئلے سے بحث کی گئی ہے، بلکہ یہ صرف علامت کے طور پر یہ ظاہر کرتا ہے کہ یہ وہ سورۃ ہے جس میں لفظ الرعد آیا ہے۔

زمانۂ نزُول

رکوع ۴ اور رکوع ۶ کے مضامین شہادت دیتے ہیں کہ یہ سورۃ بھی اسی دور کی ہے جس میں سورہ یونس، ہود، اورالاَعراف نازل ہوئی ہیں، یعنی زمانۂ قیام مکہ کا آخری دور ہے۔ اندازِ بیان سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسلام کی دعوت دیتے ہوئے ایک مدت دراز گزر چکی ہے، مخالفین تکلیف دینے اور آپ کے مشن کو ناکام کرنے کے لیے طرح طرح کی چالیں چلتے رہے ہیں، مومنین بار بار تمنائیں کر رہے

ہیں کہ کاش کوئی معجزہ دکھا کر ہی ان لوگوں کو راہِ راست پر لایا جائے، اور اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو سمجھا رہا ہے کہ ایمان کی راہ دکھانے کا یہ طریقہ ہمارے ہاں رائج نہیں ہے اور اگر دشمنانِ حق کی رسی دراز کی جا رہی ہے تو یہ ایسی بات نہیں ہے کہ جس سے تم گھبرا اُٹھو۔ پھر آیت ۳۱ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ بار بار کفار کی ہٹ دھرمی کا ایسا مظاہرہ ہوچکا ہے جس کے بعد یہ کہنا بالکل بجا معلوم ہوتا ہے کہ اگر قبروں سے مردے بھی اُٹھ کر آجائیں تو یہ لوگ نہ مانیں گے بلکہ اس واقعے کی بھی کوئی نہ کوئی تاویل کر ڈالیں گے ۔ ان سب باتوں سے یہی گمان ہوتا ہے کہ یہ سورہ مکہ کے آخری دور میں نازل ہوئی ہوگی۔

مرکزی مضمون

"سورۃ کا مدعا پہلے ہی آیت میں پیش کر دیا گیا ہے، یعنی یہ کہ جو کچھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیش کر رہے ہیں وہی حق ہے، مگر یہ لوگوں کی غلطی ہے کہ وہ اسے نہیں مانتے۔ ساری تقریر اسی مرکزی مضمون کے گرد گھومتی ہے۔ اس سلسلے میں بار بار مختلف طریقوں سے توحید اور رسالت کی حقانیت ثابت کی گئی ہے ، ان پر ایمان لانے کے اخلاقی وروحانی فوائد سمجھائے گئے ہیں، ان کو نہ ماننے کے نقصانات بتائے گئے ہیں، اور یہ ذہن نشین کیا گیا ہے کہ کفر سراسر ایک حماقت اور جہالت ہے۔ پھر چونکہ اس سارے بیان کا مقصد محض دماغوں کو مطمئن کرنا ہی نہیں ، دلوں کو ایمان کی طرف کھینچنا بھی ہے، اس لیے نرے منطقی استدلال سے کام نہیں لیا گیا ہے بلکہ ایک ایک دلیل اور ایک ایک شہادت کو پیش کرنے کے بعد ٹھہر کر طرح طرح سے تخویف ، ترہیب، ترغیب ، اور مشفقانہ تلقین کی گئی ہے تاکہ نادان لوگ اپنی گمراہانہ ہٹ دھرمی سے باز آجائیں۔ دورانِ تقریر میں جگہ جگہ مخالفین کے اعتراضات کا ذکر کیے بغیر ان کے جوابات دیے گئے ہیں، اور ان شبہات کو رفع کیا گیا ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کے متعلق لوگوں کے دلوں میں پائے جاتے تھے یا مخالفین کی طرف سے ڈالے جاتے تھے۔ اس کے ساتھ اہلِ ایمان کو بھی جو کئی برس کی طویل اور سخت جدوجہد کی وجہ سے تھکے جا رہے تھے اور بے چینی کے ساتھ غیبی امداد کے منتظر تھے، تسلی دی گئی ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ	اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔	In the name of Allah, Most Gracious, Most Merciful.

1. Alif. Lam. Mim. Ra. These are the verses of the Book. And that which has been revealed to you from your Lord is the truth, but most of the people do not believe. *1	المرا۔ یہ آیتیں ہیں کتاب کی ۔ اور جو کچھ نازل کیا گیا ہے تم پر تمہارے رب کی طرف سے حق ہے لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔ *1	الٓمّٓرٰ ۚ تِلۡكَ اٰيٰتُ الۡكِتٰبِ ؕ وَالَّذِىۡۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ الۡحَـقُّ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ۞

*1 This is the introduction to this Surah, in which its aim and object has been enunciated in a few words. Allah has addressed the Prophet (peace be upon him) to this effect: O Prophet, most of your people are rejecting the teachings of the Quran for one reason or the other, but the fact is that what We are sending down to you is the truth whether people believe it or not.

After this brief introduction, the discourse deals with the main subject of the Surah which consists of three basic things. First, the entire universe belongs to Allah alone, and none besides Him has any right to service and worship. Second, there is another life after this life in which you shall have to render an account of all your actions. Third, I am a Messenger of Allah: whatever I am presenting before you is not from myself but from Allah. As the people were rejecting these three things, these have been reiterated over and over again in various forms to remove doubts and objections from the minds of the disbelievers.

*1 یہ اس سورۃ کی تمہید ہے جس میں مقصودِ کلام کو چند لفظوں میں بیان کر دیا گیا ہے۔ روئے سخن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہے اور آپ صلعم کو خطاب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے نبی صلعم، تمہاری قوم

کے اکثر لوگ اس تعلیم کو قبول کرنے سے انکار کر رہے ہیں، مگر واقعہ یہ ہے کہ اِسے ہم نے تم پر نازل کیا ہے اوریہی حق ہے خواہ لوگ اسے مانیں یا نہ مانیں۔ اس مختصر سی تمہید کے بعد اصل تقریر شروع ہوجاتی ہے جس میں منکرین کو یہ سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے کہ یہ تعلیم کیوں حق ہے اوراس کے بارے میں اُن کا رویہ کس قدر غلط ہے۔ اس تقریر کو سمجھنے کے لیے ابتداء ہی سے یہ پیشِ نظر رہنا ضروری ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت جس چیز کی طرف لوگوں کو دعوت دے رہے تھے وہ تین بنیادی باتوں پر مشتمل تھی۔ ایک یہ کہ خدائی پوری کی پوری اللہ کی ہے اس لیے اس کے سواکوئی بندگی و عبادت کا مستحق نہیں ہے۔ دوسرے یہ کہ اِس زندگی کے بعد ایک دوسری زندگی ہے جس میں تم کو اپنے اعمال کی جوابدہی کرنی ہوگی۔ تیسرے یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں اورجو کچھ پیش کر رہا ہوں اپنی طرف سے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے پیش کر رہا ہوں۔ یہی تین باتیں ہیں جنہیں ماننے سے لوگ انکار کر رہے تھے، اِنھی کو اس تقریر میں بار بار مختلف طریقوں سے سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے اورانھی کے متعلق لوگوں کے شبہات واعتراضات کو رفع کیا گیا ہے۔

اَللّٰهُ الَّذِیۡ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیۡرِ عَمَدٍ تَرَوۡنَهَا ثُمَّ اسۡتَوٰی عَلَی الۡعَرۡشِ وَ سَخَّرَ الشَّمۡسَ وَ الۡقَمَرَ ؕ کُلٌّ یَّجۡرِیۡ لِاَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ یُدَبِّرُ الۡاَمۡرَ یُفَصِّلُ الۡاٰیٰتِ لَعَلَّکُمۡ بِلِقَآءِ رَبِّکُمۡ تُوۡقِنُوۡنَ ﴿۲﴾

اللہ وہی ہے جس نے بلند کیا آسمانوں کو بغیر ستونوں کے دیکھتے ہو تم انکو *2۔ پھر جلوہ افروز ہوا عرش پر *3 اور کام پر لگا دیا سورج اور چاند کو۔ *4 ہر ایک گردش کر رہا ہے ایک میعاد معین تک *5۔ وہی تدبیر کرتا ہے ہر کام کی ۔ کھول کھول کر بیان کرتا ہے وہ آیتیں *6 تاکہ تم اپنے رب سے ملاقات کا یقین کرلو۔ *7

2. Allah is He who raised the heavens without pillars that you can see, *2 then He established upon the Throne. *3 And He has subjected the sun and the moon. *4 Each orbiting for a term appointed. *5 He arranges matter. He details the revelations *6 that you may in the meeting with your Lord believe with certainty. *7

*2 In other words, “Allah is He who raised the heavens without (any) pillars that you can see.” Though there is nothing apparent and visible that is supporting these heavens, yet there is an invariable and imperceptible Power which is not only holding but keeping in its place each and every one of these huge heavens and whatever is in between them.

*2 بالفاظ دیگر آسمانوں کو غیر محسوس اور غیر مرئی سہاروں پر قائم کیا۔ بظاہر کوئی چیز فضائے بسیط میں ایسی نہیں ہے جو ان بے حد و حساب اجرامِ فلکی کو تھامے ہوئے ہو۔ مگر ایک غیر محسوس طاقت ایسی ہے جو ہر ایک کو اس کے مقام و مدار پر روکے ہوئے اور ان عظیم الشان اجسام کو زمین پر یا ایک دوسرے پر گرنے نہیں دیتی۔

*3 For further details of “Then He established upon the Throne,” please refer to E.N. 41 of Surah Al-Aaraf. Here the purpose will be served if it is understood that this thing has been mentioned in the Quran at many places in order to bring out clearly the fact that Allah has not only created the earth, but also rules over His Kingdom, and that His universe is a factory that is not working automatically as some ignorant people seem to think nor is it being ruled by many gods as other ignorant people seem to believe. But it is a regular system that is being run and ruled over by its Creator.

*3 اِس کی تشریح کے لیے ملاحظہ ہو سورۂ اعراف حاشیہ نمبر ۴۱ ۔ مختصراً یہاں اتنا اشارہ کافی ہے کہ عرش (یعنی سلطنتِ کائنات کے مرکز) پر اللہ تعالیٰ کی جلوہ فرمائی کو جگہ جگہ قرآن میں جس غرض کے بیان کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ اللہ نے اس کائنات کو صرف پیدا ہی نہیں کر دیا ہے بلکہ وہ آپ ہی اس سلطنت پر فرمانروائی کر رہا ہے۔ یہ جہان ہست و بود کوئی خود بخود چلنے والا کارخانہ نہیں ہے، جیسا کہ بہت سے جاہل خیال کرتے ہیں، اور نہ مختلف خداوں کی آماج گاہ ہے، جیسا کہ بہت سے دوسرے جاہل سمجھے بیٹھے ہیں، بلکہ یہ ایک باقاعدہ

نظام ہے جسے اس کا پیدا کرنے والا خود چلا رہا ہے۔

***4 It should be noted here that the addressees themselves accepted the truth of all the claims that have been made in this verse. Therefore no proofs were required of the facts that it is Allah Who has raised up the heavens without any visible support and subjected the sun and the moon to a fixed order. These things have been mentioned here only as arguments to prove that Allah is the sole Sovereign and ruler of the entire universe.**

Now let us consider this question: How can such an argument as this convince those who do not believe at all in the existence of God nor acknowledge that He is the Creator of the universe and the Director of all of its affairs? The answer is that the arguments in support of the doctrine of Tauhid advanced in the Quran to convince the mushriks equally apply against the atheists to prove the existence of God. It is like this: The entire universe, the earth, the moon, the sun and the countless heavenly bodies constitute a perfect system which is working under the same all-powerful law. This is a proof that such a system must have been designed by some All-Powerful Sovereign, Who possesses wisdom and unerring knowledge. This proves conclusively the existence of that Allah Who has no other equal nor associate nor partner. For there can be no system without an administrator, no law without a ruler, no wisdom without a sage, and no knowledge without the possessor of that knowledge. Above all, no one can ever conceive that there can be any creation without a Creator except the one who is obdurate or has no sense left in him at all.

*4 یہاں یہ امر ملحوظ خاطر رہنا چاہیے کہ مخاطب وہ قوم ہے جو اللہ کی ہستی کی منکر نہ تھی، نہ اس کے خالق ہونے کی منکر تھی، اور نہ یہ گمان رکھتی تھی کہ یہ سارے کام جو یہاں بیان کیے جارہے ہیں، اللہ کے سوا کسی اور کے ہیں۔ اس لیے بجائے خود اس بات پر دلیل لانے کی ضرورت نہ سمجھی گئی کہ واقعی اللہ ہی نے آسمانوں کو قائم کیا ہے اور اسی نے سورج اور چاند کو ایک ضابطے کا پابند بنایا ہے۔ بلکہ ان واقعات کو، جنہیں مخاطب خود ہی مانتے تھے، ایک دوسری بات پر دلیل قرار دیا گیا ہے، اور وہ یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی دوسرا اس نظامِ کائنات میں صاحبِ اقتدار نہیں ہے جو معبود قرار دیے جانے کا مستحق ہو۔ رہا یہ سوال کہ جو شخص سرے سے اللہ کی ہستی کا اور اس کے خالق و مدبر ہونے ہی کا قائل نہ ہو اسکے مقابلے میں یہ استدلال کیسے مفید ہوسکتا ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مشرکین کے مقابلے میں توحید کو ثابت کرنے کے لیے جو دلائل دیتا ہے وہی دلائل توحید کے مقابلے میں وجود باری کے اثبات کے لیے بھی کافی ہیں۔ توحید کا سارا استدلال اس بنیاد پر قائم ہے کہ زمین سے لے کر آسمانوں تک ساری کائنات ایک مکمل نظام ہے اور یہ پورا نظام ایک زبردست قانون کے تحت چل رہا ہے جس میں ہر طرف ایک ہمہ گیر اقتدار، ایک بے عیب حکمت، اور بے خطا علم کے آثار نظر آتے ہیں۔ یہ آثار جس طرح اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ اس نظام کے بہت سے فرمانروا نہیں ہیں، اسی طرح اس بات پر بھی دلالت کرتے ہیں کہ اس نظام کا ایک فرمانروا ہے۔ نظم کا تصور ایک ناظم کے بغیر، قانون کا تصور ایک حکمران کے بغیر، حکمت کا تصور ایک حکیم کے بغیر، علم کا تصور ایک عالم کے بغیر، اور سب سے بڑھ کر یہ کہ خلق کا تصور ایک خالق کے بغیر صرف وہی شخص کر سکتا ہے جو ہٹ دھرم ہو، یا پھر وہ جس کی عقل ماری گئی ہو۔

*5 This system is not only a standing proof of the fact that an All-Powerful Sovereign is ruling over it, but is also an evidence of the great wisdom underlying it. It also bears witness that there is nothing everlasting in it. Everything in it remains for a fixed term after which it comes to an end. This is equally true for each and every component part of it as well as for the whole system. It is quite evident from its

physical structure that there is nothing everlasting and immortal. There must be some fixed term for the system as a whole, after the expiry of which it shall come to an end. Then there shall be another world. Therefore it is most likely that there shall be Resurrection as predicted in the Quran: nay, its inevitability is beyond any doubt.

*5 یعنی یہ نظام صرف اِسی امر کی شہادت نہیں دے رہا ہے کہ ایک ہمہ گیر اقتدار اس پر فرمانروا ہے اور ایک زبردست حکمت اس میں کام کر رہی ہے، بلکہ اس کے تمام اجزاء اور اُن میں کام کرنے والی ساری قوتیں اِس بات پر بھی گواہ ہیں کہ اس نظام کی کوئی چیز غیر فانی نہیں ہے۔ ہر چیز کے لیے ایک وقت مقرر ہے جس کے اختتام تک وہ چلتی ہے اور جب اُس کا وقت پورا ہوجاتا ہے تو مٹ جاتی ہے۔ یہ حقیقت جس طرح اِس نظام کے ایک ایک جزء کے معاملے میں صحیح ہے اسی طرح اِس پورے نظام کے بارے میں بھی صحیح ہے۔ اس عالم طبیعی کی مجموعی ساخت یہ بتا رہی ہے کہ یہ ابدی و سرمدی نہیں ہے، اس کے لیے بھی کوئی وقت ضرور مقرر ہے جب یہ ختم ہوجائے گا اور اس کی جگہ کوئی دوسرا عالم برپا ہوگا۔ لہٰذا قیامت، جس کے آنے کی خبر دی گئی ہے، اس کا آنا مستبعد نہیں بلکہ نہ آنا مستبعد ہے۔

*6 Allah makes plain those signs which help prove the truth of what the Prophet (peace be upon him) was informing them. These signs are spread all over the universe and everyone who observes these with open eyes can perceive that the realities towards which the Quran invites the people are testified by these signs.

*6 یعنی اِس امر کی نشانیاں کہ رسولِ خدا جن حقیقتوں کی خبر دے رہے ہیں وہ فی الواقع سچی حقیقتیں ہیں۔ کائنات میں ہر طرف اُن پر گواہی دینے والے آثار موجود ہیں۔ اگر لوگ آنکھیں کھول کر دیکھیں تو انہیں نظر آجائے کہ قرآن میں جن جن باتوں پر ایمان لانے کی دعوت دی گئی ہے زمین و آسمان میں پھیلے ہوئے بے شمار نشانات اُن کی تصدیق کر رہے ہیں۔

*7 The preceding signs have been cited to prove two things. First, the universe has only one Creator and Administrator. Second, there shall be life in the Hereafter in which everyone shall be judged in the divine court and awarded rewards and punishments on merit. As the first thing was quite obvious, it has not been mentioned in the conclusion drawn from the signs. But the second thing, life in the Hereafter, has been mentioned because that was rather hidden from perception. Therefore it has specifically been stated that these signs have been made plain in order to convince you that you shall meet your Lord in the Hereafter and render an account of all your actions in this world.

Now let us consider how these signs help prove life in the Hereafter. These make it evident in two ways.

(1) When we consider how big heavenly bodies as the sun and the moon are completely subject to the will of Allah, our hearts feel convinced that Allah Who has created these things and regulated their movements so orderly around their orbits, has undoubtedly the power to bring to life the whole human race after its death.

(2) The terrestrial system also proves that its Creator is All-Wise. Therefore it can never be imagined that the All-Wise Creator could have created man and endowed him with wisdom and intelligence and invested him with power and authority, and then left him free to do what he liked with these, without being responsible and accountable for their use or abuse. For His Wisdom demands that He should take full account of all the acts and deeds of man in this

world. It requires that He should take to task those who committed aggressions and compensate their victims and He should give rewards to those who practiced virtue and punishments to those who did wicked deeds. In short, His Wisdom requires that He should call to account every human being and demand: How did you carry out the trust that was placed in your hands in the shape of your wonderful body with its wonderful faculties and the numerous resources of the earth? It may be that a foolish and unjust ruler of this world might entrust the affairs of his kingdom in the hands of his agents and then forget to call them to account, but such a thing can never be expected from the All-Wise and All-Knowing Allah.

It is this way of observing and considering the heavenly bodies that can convince us that life in the Hereafter is both possible and inevitable.

7*اوپر جن آثارِ کائنات کو گواہی میں پیش کیا گیا ہے ان کی یہ شہادت تو بالکل ظاہر و باہر ہے کہ اس عالم کا خالق و مدبر ایک ہی ہے، لیکن یہ بات کہ موت کے بعد دوسری زندگی، اور عدالت الٰہی میں انسان کی حاضری، اور جزا و سزا کے متعلق رسول اللہ صلعم نے جو خبریں دی ہیں ان کے برحق ہونے پر بھی یہی آثار شہادت دیتے ہیں، ذرا مخفی ہے اور زیادہ غور کرنے سے سمجھ میں آتی ہے۔ اس لیے پہلی حقیقت پر متنبہ کرنے کی ضرورت نہ سمجھی گئی، کیونکہ سننے والا محض دلائل کو سن کر ہی سمجھ سکتا ہے کہ ان سے کیا ثابت ہوتا ہے۔ البتہ دوسری حقیقت پر خصوصیت کے ساتھ متنبہ کیا گیا ہے کہ اپنے رب کی ملاقات کا یقین بھی تم کو اِنہی نشانیوں پر غور کرنے سے حاصل ہو سکتا ہے۔

مذکورۂ بالا نشانیوں سے آخرت کا ثبوت دو طرح سے ملتا ہے:

ایک یہ کہ جب ہم آسمانوں کی ساخت اور شمس و قمر کی تسخیر پر غور کرتے ہیں تو ہمارا دل یہ شہادت دیتا ہے کہ

جس خدا نے یہ عظیم الشان اجرامِ فلکی پیدا کیے ہیں ، اور جس کی قدرت اتنے بڑے بڑے کروں کو فضا میں گردش دے رہی ہے، اُس کے لیے نوعِ انسانی کو موت کے بعد دوبارہ پیدا کر دینا کچھ بھی مشکل نہیں ہے۔

دوسرے یہ کہ اِسی نظامِ فلکی سے ہم کو یہ شہادت بھی ملتی ہے کہ اِس کا پیدا کرنے والا کامل درجے کا حکیم ہے ، اور اُس کی حکمت سے یہ بات بہت بعید معلوم ہوتی ہے کہ وہ نوع انسانی کو ایک ذی عقل و شعور صاحب اختیار و ارادہ مخلوق بنانے کے بعد، اور اپنی زمین کی بے شمار چیزوں پر تصرف کی قدرت عطا کرنے کے بعد، اس کے کارنامۂ زندگی کا حساب نہ لے، اُس کے ظالموں سے باز پرس اور اُس کے مظلوموں کی داد رسی نہ کرے، اُس کے نیکوکاروں کو جزا اور اُس کے بدکاروں کو سزا نہ دے، اور اُس سے کبھی یہ پوچھے ہی نہیں کہ جو بیش قیمت امانتیں میں نے تیرے سپرد کی تھیں ان کے ساتھ تونے کیا معاملہ کیا۔ ایک اندھا راجہ تو بے شک اپنی سلطنت کے معاملات اپنے کارپردازوں کے حوالے کر کے خوابِ غفلت میں سرشار ہو سکتا ہے، لیکن ایک حکیم و دانا سے اس غلط بخشی و تغافل کشی کی توقع نہیں کی جا سکتی۔

اس طرح آسمانوں کا مشاہدہ ہم کو نہ صرف آخرت کے امکان کا قائل کرتا ہے، بلکہ اس کے وقوع کا یقین بھی دلاتا ہے۔

وَ هُوَ الَّذِیْ مَدَّ الْاَرْضَ وَ جَعَلَ فِیْهَا رَوَاسِیَ وَ اَنْهٰرًا ؕ وَ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِیْهَا زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۳﴾

اور وہ وہی ہے جس نے پھیلایا زمین کو اور بنائے اس میں پہاڑ اور نہریں ۔ اور ہر طرح کے پھل۔ پیدا کیں ان میں دو دو قسمیں ۔ وہی ڈھانپ دیتا ہے رات کو دن پر *8۔ بیشک ان میں ہیں یقینی نشانیاں ان لوگوں کے لئے جو غور کرتے ہیں ۔

3. And He it is who spread the earth, and placed therein firm mountains and flowing streams. And of every kind of fruits, He has made in them two pairs. He causes the night to cover the day. *8 Indeed, in these are sure signs for a people who reflect.

***8 After citing some heavenly signs in support of the doctrines of Tauhid and the Hereafter, a few signs are being cited from the earth for the same purpose. Briefly the following are the arguments for Tauhid, Resurrection and Accountability.**

(1) Tauhid: The fact that the earth is closely connected with the heavenly bodies (which help create life on it), and the fact that the mountains and the rivers are so interrelated with that life are clear proofs that all these things have not been created by separate and different gods nor are being governed, by gods with independent powers and authorities. Had it been so, there could not have been so much harmony, congruity, accord and unity of purpose among them; nor could these relationships have continued for such a long time. For it is quite obvious that if there had not been One All-Powerful and All-Wise Allah, it could not have been possible and practicable for different gods to sit together and evolve out such a harmonious system of the universe without any discord or conflict between its myriads of bodies.

(2) Resurrection: This wonderful planet, the earth, is itself a great proof that its Creator is All-Powerful and can, therefore, raise the dead whenever He will. For it is floating in space round the sun and it has high mountains fixed in it and has large rivers flowing on its surface: it produces countless fruit-bearing trees and it brings about the cycles of the day and the night with precise regularity.

All these things bear witness to the boundless power of its Creator. It would, therefore, be sheer folly to doubt that

such All-Powerful Creator is incapable of raising mankind to life after death.

(3) Accountability: The earth, with all its wonderful and purposeful signs, is a clear evidence of the fact that its Creator is All-Wise. Therefore it cannot even be imagined that He has created man, His noblest creation, without any purpose. Just as His wisdom is apparent from the structure of the earth, its mountains, its rivers, the pairs of its trees and fruits, its night and day, so it is quite obvious that it has not been made the habitation of man without any purpose, nor will it be brought to naught without the fulfillment of that purpose. Clearly mankind shall be accountable to its Creator for the fulfillment of that divine purpose.

8* اَجرامِ فلکی کے بعد عالم ارضی کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے اور یہاں بھی خدا کی قدرت اور حکمت کے نشانات سے اُنہی دونوں حقیقتوں (توحید اور آخرت) پر استشہاد کیا گیا ہے جن پر پچھلی آیات میں عالم سماوی کے آثار سے استشہاد کیا گیا تھا۔ ان دلائل کا خلاصہ یہ ہے:

(۱) اجرام فلکی کے ساتھ زمین کا تعلق، زمین کے ساتھ سورج اور چاند کا تعلق، زمین کی بے شمار مخلوقات کی ضرورتوں سے پہاڑوں اور دریاؤں کا تعلق، یہ ساری چیزیں اس بات پر کھلی شہادت دیتی ہیں کہ ان کو نہ تو الگ الگ خداؤں نے بنایا ہے اور نہ مختلف با اختیار خدا ان کا انتظام کر رہے ہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو ان سب چیزوں میں باہم اتنی مناسبتیں اور ہم آہنگیاں اور موافقتیں نہ پیدا ہو سکتی تھیں اور نہ مسلسل قائم رہ سکتی تھیں۔ الگ الگ خداؤں کے لیے یہ کیسے ممکن تھا کہ وہ مل کر پوری کائنات کے لیے تخلیق وتدبیر کا ایسا منصوبہ بنا لیتے جس کی ہر چیز زمین سے لے کر آسمانوں تک ایک دوسرے کے ساتھ جوڑ کھاتی چلی جائے اور کبھی ان کی مصلحتوں کے درمیان تصادم واقع نہ ہونے پائے۔

(۲) زمین کے اِس عظیم الشان کرے کا فضائے بسیط میں معلق ہونا، اس کی سطح پر اتنے بڑے بڑے پہاڑوں کا اُبھر آنا، اس کے سینے پر ایسے ایسے زبر دست دریاؤں کا جاری ہونا، اِس کی گود میں طرح طرح کے

بے حد و حساب درختوں کا پھلنا، اور پیہم انتہائی باقاعدگی کے ساتھ رات اور دن کے حیرت انگیز آثار کا طاری ہونا، یہ سب چیزیں اُس خدا کی قدرت پر گواہ ہیں جس نے انہیں پیدا کیا ہے۔ ایسے قادرِ مطلق کے متعلق یہ گمان کرنا کہ وہ انسان کو مرنے کے بعد دوبارہ زندگی عطا نہیں کر سکتا، عقل و دانش کی نہیں، حماقت و بلادت کی دلیل ہے۔

(۳) زمین کی ساخت میں، اُس پر پہاڑوں کی پیدائش میں، پہاڑوں سے دریاؤں کی روانی کا انتظام کرنے میں، پھلوں کی ہر قسم دو دو طرح کے پھل پیدا کرنے میں، اور رات کے بعد دن اور دن کے بعد رات باقاعدگی کے ساتھ لانے میں جو بے شمار حکمتیں اور مصلحتیں پائی جاتی ہیں وہ پکار پکار کر شہادت دے رہی ہیں کہ جس خدا نے تخلیق کا یہ نقشہ بنایا ہے وہ کمال درجے کا حکیم ہے۔ یہ ساری چیزیں خبر دیتی ہیں کہ یہ نہ تو کسی بے ارادہ طاقت کی کار فرمائی ہے اور نہ کسی کھلنڈرے کا کھلونا۔ ان میں سے ہر ہر چیز کے اندر ایک حکیم کی حکمت اور انتہائی بالغ حکمت کام کرتی نظر آتی ہے۔ یہ سب کچھ دیکھنے کے بعد صرف ایک نادان ہی ہو سکتا ہے جو یہ گمان کرے کہ زمین پر انسان کو پیدا کر کے اور اُسے ایسی ہنگامہ آرائیوں کے مواقع دے کر وہ اس کو یونہی خاک میں گم کر دے گا۔

وَ فِي الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّ زَرْعٌ وَّ نَخِيْلٌ صِنْوَانٌ وَّ غَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ ۙ وَ نُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِي الْاُكُلِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿٤﴾	اور زمین میں قطعات ہیں ایک دوسرے سے ملے ہوئے *9 اور باغات انگور کے اور کھیتی اور کھجور کے درخت۔ جڑے ہوئے تنوں والے اور دوسرے اکہرے *10 جو سیراب ہوتے ہیں ایک ہی پانی سے۔ اور فضیلت دیتے ہیں ہم ان میں بعض کو بعض پر ذائقے میں۔ بیشک اس میں ہیں یقینی	4. And in the earth are tracts joined with one another, *9 and gardens of grapevines, and crop, and date palms, in clusters from common trunks, and others alone, *10 which are watered with one water. And We have made to excel some of them over others in taste.

Indeed, in these are sure signs for a people who have sense of understanding. *11	نشانیاں ان لوگوں کے لئے جو سمجھ رکھتے ہیں۔ *11	

*9 That is, If you observe carefully, you will find divine wisdom, design and purpose in the diversity of the structure of the earth. Though it has countless regions adjoining one another, they are different from one another in their shapes, colors, component parts, characteristics, potentialities, productive capacity and source of minerals. This diversity has countless points of wisdom and advantage. Let alone other creatures, if we consider the diversity of regions from the point of the good it has done to mankind, we shall have to acknowledge that this is the result of the well thought and well planned design of the All-Wise Creator. For this diversity has helped the growth of human civilization so much that only an unreasonable person can assign this to mere accident.

*9یعنی ساری زمین کو اس نے یکساں بنا کر نہیں رکھ دیا ہے بلکہ اس میں بے شمار خطے پیدا کر دیے ہیں جو متصل ہونے کے باوجود شکل میں ، رنگ میں ، مادّہ ترکیب میں، خاصیتوں میں، قوتوں اور صلاحیتوں میں، پیداوار اور کیمیاوی یا معدنی خزانوں میں ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہیں۔ ان مختلف خطوں کی پیدائش اور ان کے اندر طرح طرح کے اختلافات کی موجودگی اپنے اندر اتنی حکمتیں اور مصلحتیں رکھتی ہے کہ ان کا شمار نہیں ہو سکتا۔ دوسری مخلوقات سے قطعِ نظر، صرف ایک انسان ہی کے مفاد کو سامنے رکھ کر دیکھا جائے تو اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ انسان کی مختلف اغراض و مصالح اور زمین کے اِن خطوں کی گوناگونی کے درمیان جو مناسبتیں اور مطابقتیں پائی جاتی ہیں ، اور ان کی بدولت انسانی تمدن کو پھلنے پھولنے کے جو مواقع بہم پہنچے ہیں، وہ یقیناً کسی حکیم کی فکر اور اس کے سوچے سمجھے منصوبے اور اس کے دانشمندانہ ارادے کا نتیجہ ہیں۔

اسے محض ایک اتفاقی حادثہ قرار دینے کے لیے بڑی ہٹ دھرمی درکار ہے۔

*10 Some of the date palm trees have only a single trunk from the root while others have two or more stems from the same root.

*10 کھجور کے درختوں میں بعض ایسے ہوتے ہیں جن کی جڑ سے ایک ہی تنا نکلتا ہے اور بعض میں ایک جڑ سے دو یا زیادہ تنے نکلتے ہیں۔

*11 The things mentioned in this verse contain many other signs besides the proofs of Tauhid and the boundless powers and All-Comprehensive Wisdom of Allah. Let us consider one of these, that is, the diversity in the universe, including mankind. There is the one and the same earth but all its regions are quite different from one another. Then there is one and the same water but it helps to produce different kinds of corn and fruits. Then one and the same tree bears fruits which, in spite of likeness, differ from one another in shapes, sizes, and other features. Then there is one and the same root from which sometimes one and at others two trunks sprout up, with their own different characteristics. If one considers these aspects of diversity, one shall come to the conclusion that the divine wisdom demands the same kind of diversity in the natures, temperaments and inclinations of human beings, and, therefore, in their conducts. So, one need not worry about the existence of this diversity. As it has been stated in Ayat 31, if Allah had willed, He could have created all human beings alike and virtuous by birth. But the wisdom that underlies the creation of the universe, including mankind, requires diversity and not uniformity. Otherwise, all this

creation would have become meaningless.

11*اس آیت میں اللہ کی توحید اور اس کی قدرت و حکمت کے نشانات دکھانے کے علاوہ ایک اور حقیقت کی طرف بھی لطیف اشارہ کیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ نے اِس کائنات میں کہیں بھی یکسانی نہیں رکھی ہے۔ ایک ہی زمین ہے، مگر اس کے قطعے اپنے اپنے رنگوں، شکلوں اور خاصیتوں میں جدا ہیں۔ ایک ہی زمین اور ایک ہی پانی ہے مگر اس سے طرح طرح کے غلے اور پھل پیدا ہو رہے ہیں۔ ایک ہی درخت اور اس کا ہر پھل دوسرے پھل سے نوعیت میں متحد ہونے کے باوجود شکل اور جسامت اور دوسری خصوصیات میں مختلف ہے۔ ایک ہی جڑ ہے اور اس سے دو الگ تنے نکلتے ہیں جن میں سے ہر ایک اپنی الگ انفرادی خصوصیات رکھتا ہے۔ ان باتوں پر جو شخص غور کرے گا وہ کبھی یہ دیکھ کر پریشان نہ ہو گا کہ انسانی طبائع اور میلانات اور مزاجوں میں اتنا اختلاف پایا جاتا ہے۔ جیسا کہ آگے چل کر اسی سورۃ میں فرمایا گیا ہے، اگر اللہ چاہتا تو سب انسانوں کو یکساں بنا سکتا تھا، مگر جس حکمت پر اللہ نے اس کائنات کو پیدا کیا ہے وہ یکسانی کی نہیں بلکہ تنوع اور رنگا رنگی کی متقاضی ہے۔ سب کو یکساں بنا دینے کے بعد تو یہ سارا ہنگامہ وجود ہی بے معنی ہو کر رہ جاتا۔

وَ اِنۡ تَعۡجَبۡ فَعَجَبٌ قَوۡلُهُمۡ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِىۡ خَلۡقٍ جَدِيۡدٍ ؕ اُولٰٓـئِكَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِرَبِّهِمۡ‌ ۚ وَ اُولٰٓـئِكَ الۡاَغۡلٰلُ فِىۡۤ اَعۡنَاقِهِمۡ‌ ۚ وَ اُولٰٓـئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ‌ ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ۝

اور اگر تم تعجب کرو تو عجیب ہے ان کا کہنا کہ کیا جب ہم ہو جائیں گے مٹی تو کیا یقیناً ہم پیدا ہوں گے از سرِ نو۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے کفر کیا اپنے رب کے ساتھ۔ 12*اور یہی ہیں طوق ہوں گے جنکی گردنوں میں 13* ۔ اور یہی ہیں اہلِ دوزخ۔ وہ اس میں ہمیشہ

5. And if you wonder, then wondrous is their saying: “Is it when we are dust, is it indeed we will be in a creation which is new.” They are those who disbelieved in their Lord, *12 and they are with shackles upon their necks. *13 And they are the dwellers of

the Fire. They, therein will abide forever.	رہیں گے۔	

*12 They "disbelieved in their Lord": their denial of the Hereafter is, in fact, the denial of the Power and Wisdom of Allah. As they say that it is impossible to bring them again to life after their death, it implies that, God forbid, their Allah Who has created them lacks not only power but wisdom, too.

12*یعنی ان کا آخرت سے انکار دراصل خدا سے اور اس کی قدرت اور حکمت سے انکار ہے۔ یہ صرف اتنا ہی نہیں کہتے کہ ہمارا مٹی میں مل جانے کے بعد دوبارہ پیدا ہونا غیر ممکن ہے، بلکہ ان کے اسی قول میں یہ خیال بھی پوشیدہ ہے کہ معاذاللہ وہ خدا عاجز درماندہ اور نادان وبے خرد ہے جس نے ان کو پیدا کیا ہے۔

*13 As a shackle around the neck is a symbol of imprisonment, the words "shackles upon their necks" have been used here idiomatically to show that they are slaves of ignorance, obduracy, lust and are blind followers of their forefathers. As their thinking is influenced by their prejudices, they cannot believe in the Hereafter and would deny this, though there is every reason to believe that it is inevitable.

13*گردن میں طوق پڑا ہونا قیدی ہونے کی علامت ہے۔ ان لوگوں کی گردنوں میں طوق پڑے ہونے کا مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ اپنی جہالت کے، اپنی ہٹ دھرمی کے، اپنی خواہشات نفس کے، اور اپنے آباو اجداد کی اندھی تقلید کے اسیر بنے ہوئے ہیں۔ یہ آزادانہ غور وفکر نہیں کر سکتے۔ اِنہیں اِن کے تعصبات نے ایسا جکڑ رکھا ہے کہ یہ آخرت کو نہیں مان سکتے اگرچہ اس کا ماننا سراسر معقول ہے، اور انکا رِ آخرت پر جمے ہوئے ہیں اگرچہ وہ سراسر نا معقول ہے۔

6. And they ask you to hasten the	اور یہ مانگنے میں جلدی کرتے ہیں	وَ يَسۡتَعۡجِلُوۡنَكَ بِالسَّيِّئَةِ

قَبۡلَ الۡحَسَنَةِ وَ قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِهِمُ الۡمَثُلٰتُ ؕ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوۡ مَغۡفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰى ظُلۡمِهِمۡ ۚ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيۡدُ الۡعِقَابِ ﴿۶﴾	تجھ سے برائی کو بھلائی سے پہلے [*14] جبکہ یقیناً واقع ہو چکی ہیں ان سے پہلے مثالیں (عذاب کی)۔ اور یقیناً تیرا رب ہے معاف کرنے والا لوگوں کو باوجود انکے ظلم کے ۔ اور بیشک تیرا رب ہے سخت عذاب دینے والا ۔	evil before the good, [*14] while indeed, have occurred before them exemplary (punishments). And indeed, your Lord is full of forgiveness for mankind despite their wrongdoing. And indeed, your Lord is severe in retribution.

*14 This refers to the demand of the Quraish from the Prophet (peace be upon him): If you are a true Prophet (peace be upon him) of God, why don't you hasten to bring that scourge of God upon us of which you have been threatening us, when we are flouting and denying you? They did this in different ways. Sometimes they would invoke God mockingly and say: O Lord, settle our accounts now and do not postpone these to the Day of Resurrection. At another time, they would say: Our Lord, if what Muhammad (peace be upon him) says be true, and be from Thee, then stone us from the sky or send down some other scourge upon us from the sky or send down some other painful torment upon us. In this verse an answer has been given to such impudent demands of the disbelievers. They have been admonished to refrain from such foolish demands and avail of the respite that was being given to them and mend their ways, for they were incurring the wrath of God by adopting the attitude of rebellion.

*14 کفار مکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے تھے کہ اگر تم واقعی نبی ہو اور تم دیکھ رہے ہو کہ ہم نے تم کو جھٹلا دیا ہے تو اب آخر ہم پر وہ عذاب آکیوں نہیں جاتا جس کی تم ہم کو دھمکیاں دیتے ہو؟ اس کی آنے میں خواہ مخواہ دیر کیوں لگ رہی ہے؟ کبھی وہ چیلنج کے انداز میں کہتے کہ رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ (خدایا ہمارا حساب تو ابھی کردے، قیامت پر نہ اٹھا رکھ)۔ اور کبھی کہتے کہ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ۔ (خدایا اگر یہ باتیں جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیش کر رہے ہیں حق ہیں اور تیری ہی طرف سے ہیں تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا کوئی دردناک عذاب نازل کر دے)۔ اس آیت میں کفار کی انہی باتوں کا جواب دیا گیا ہے کہ یہ نادان خیر سے پہلے شر مانگتے ہیں، اللہ کی طرف ان کو سنبھلنے کے لیے جو مہلت دی جارہی ہے اس سے فائدہ اُٹھانے کے بجائے مطالبہ کرتے ہیں کہ اس مہلت کو جلدی ختم کر دیا جائے اور ان کی باغیانہ روش پر فوراً گرفت کر ڈالی جائے۔

وَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ لَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّ لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۝۷

اور کہتے ہیں وہ جنہوں نے کفر کیا کہ کیوں نہیں نازل کی گئی اس پر کوئی نشانی اسکے رب کی طرف سے *15۔ درحقیقت تم خبردار کرنیوالے ہو اور ہر قوم کے لئے ایک راہنما ہے۔ *16

7. And say those who disbelieved: Why is not sent down upon him a sign from his Lord.” *15 In fact, you are a warner, and for every people there is a guide. *16

*15 This showed their mentality. The only criterion of judging whether Muhammad (peace be upon him) was a true Prophet or not according to these disbelievers, was whether he would perform a miracle to them. This was because they would not judge his message by rational arguments: they would not learn a lesson from his high character nor from the moral revolution that was being brought about among his companions by his message and

noble example: nor would they carefully consider the rational arguments given in the Quran to prove the errors of their religion of shirk and superstitions of ignorance. They would ignore these rational things and demand a miracle to decide the issue.

15*نشانی سے اُن کی مراد ایسی نشانی تھی جسے دیکھ کر اُن کو یقین آجائے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں ۔ وہ آپ صلعم کی بات کو اس کی حقانیت کے دلائل سے سمجھنے کے لیے تیار نہ تھے ۔ وہ آپ صلعم کی سیرت پاک سے سبق لینے کے لیے تیار نہ تھے۔ اُس زبردست اخلاقی انقلاب سے بھی کوئی نتیجہ اخذ کرنے کے لیے تیار نہ تھے جو آپ صلعم کی تعلیم کے اثر سے آپ صلعم کے صحابہ کی زندگیوں میں رونما ہو رہا تھا۔ وہ اُن معقول دلائل پر بھی غور کرنے کے لیے تیار نہ تھے جو ان کے مشرکانہ مذہب اور ان کے اوہام جاہلیت کی غلطیاں واضح کرنے کے لیے قرآن میں پیش کیا جا رہے تھے۔ اِن سب چیزوں کو چھوڑ کر وہ چاہتے تھے کہ انہیں کوئی کرشمہ دکھایا جائے جس کے معیار پر وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو جانچ سکیں۔

*16 This is the concise answer to their demand, though it has not been directly addressed to the disbelievers but to the Messenger (peace be upon him). It is this: O Prophet, you should not worry at all about some miracle which you might show to these people in order to convince them, for it is not a part of your mission. Your duty is only to warn the people of their negligence and of the evil consequences of their wrong ways. And for this purpose, We have always sent a guide to every people. Now you, too, are performing this duty, and it is for them to open their eyes and judge the truth of your Message. After giving this concise answer, Allah overlooks their demand but warns them, in the succeeding verses, that they have to deal with the All-Knowing Allah Who has full knowledge about everyone of

them from the time they were in the wombs of their mothers, and Who keeps a keen watch over everything they do. Therefore their fates shall be decided strictly with justice in accordance with their merits and that there is no power on the earth and in the heavens that can influence in the least His decisions and judgments.

16* یہ اُن کے مطالبے کا مختصر سا جواب ہے جو براہِ راست اُن کو دینے کے بجائے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کر کے دیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اے نبی تم اس فکر میں نہ پڑو کہ ان لوگوں کو مطمئن کرنے کے لیے آخر کون سا کرشمہ دکھایا جائے۔ تمہارا کام ہر ایک کو مطمئن کر دینا نہیں ہے۔ تمہارا کام تو صرف یہ ہے کہ خواب غفلت میں سوئے ہوئے لوگوں کو چونکا دو اور اُن کو غلط روی کے برے انجام سے خبردار کرو۔ یہ خدمت ہم نے ہر زمانے میں، ہر قوم میں، ایک نہ ایک ہادی مقرر کر کے لی ہے۔ اب تم سے یہی خدمت لے رہے ہیں۔ اس کے بعد جس کا جی چاہے آنکھیں کھولے اور جس کا جی چاہے غفلت میں پڑا رہے۔ یہ مختصر جواب دے کر اللہ تعالیٰ اُن کے مطالبے کی طرف سے رُخ پھیر لیتا ہے اور اُن کو متنبہ کرتا ہے کہ تم کسی اندھیر نگری میں نہیں رہتے ہو جہاں کسی چوپٹ راجہ کا راج ہو۔ تمہارا واسطہ ایک ایسے خدا سے ہے جو تم میں سے ایک ایک شخص کو اُس وقت سے جانتا ہے جب کہ تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں بن رہے تھے، اور زندگی بھر تمہاری ایک ایک حرکت پر نگاہ رکھتا ہے۔ اس کے ہاں تمہاری قسمتوں کا فیصلہ ٹھیٹھ عدل کے ساتھ تمہارے اوصاف کے لحاظ سے ہوتا ہے، اور زمین و آسمان میں کوئی ایسی طاقت نہیں ہے جو اُس کے فیصلوں پر اثر انداز ہو سکے۔

اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَ مَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَ مَا تَزْدَادُ ؕ وَ كُلُّ شَیْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ﴿۸﴾	اللہ واقف ہے جو کچھ اٹھائے ہوئے ہے ہر مادہ اور جو کچھ گھٹتا ہے رحموں میں اور جو کچھ بڑھتا ہے *17۔ اور ہر چیز کی اسکے پاس	8. Allah knows what carries every female and by how much fall short the wombs and what they may exceed. *17 And every thing

with Him is in due measure.	ایک مقدار مقرر ہے۔	

*17 When amplified the verse will mean: Allah remains fully aware of all the developments that take place in the child while in its mother's womb, and He watches over the decrease or increase in each of its limbs, and its potentialities, capabilities and powers.

*17 اس سے مراد یہ ہے کہ ماؤں کے رحم میں بچے کے اعضاء اُس کی قوتوں اور قابلیتوں، اور اُس کی صلاحیتوں اور استعدادوں میں جو کچھ کمی یا زیادتی ہوتی ہے، اللہ کی براہِ راست نگرانی میں ہوتی ہے۔

9. All Knower of the unseen and the seen, the Most Great, the High Exalted.	وہ جاننے والا ہے پوشیدہ اور ظاہر کا ۔ سب سے بزرگ عالی رتبہ ہے۔	عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ﴿٩﴾
10. It is the same (for Allah) of you, whether any one conceal his speech, or any one openly declare it, and whether one who is hidden by night or goes forth freely by day.	یکساں ہے (اللہ کے لئے) تم میں سے کوئی چھپاکر کہے بات یا کوئی پکار کر کہے اسے۔ اور وہ جو چھپ جائے رات کو یا کھلم کھلا چلے پھرے دن میں ۔	سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَ مَنْ جَهَرَ بِهٖ وَ مَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍۭ بِالَّيْلِ وَ سَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ ﴿١٠﴾
11. For him there are guardians (angels) in succession, before him and behind him, they guard him by the command of Allah. *18 Indeed,	اسکے لئے نگہبان (فرشتے) ہیں باری مقرر کئے ہوئے اس کے آگے اور اس کے پیچھے جو اسکی نگرانی کرتے ہیں اللہ کے حکم	لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ

Allah does not change the condition of a people until they change that which is in themselves. And when Allah intends to a people something ill, no one can avert it, nor do they have besides Him any defender. *19

سے *18 ۔ یقیناً اللہ نہیں بدلتا حالت کسی قوم کی یہاں تک کہ وہ بدل لیں وہ جو ہے ان میں ۔ اور جب ارادہ کرتا ہے اللہ کسی قوم کے ساتھ برائی کا تو نہیں پھیرنے والا اس کا۔ اور نہیں ہوتا ان کا اس کے سوا کوئی مددگار۔ *19

مَا بِقَوۡمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوۡا مَا بِاَنۡفُسِہِمۡ ؕ وَ اِذَاۤ اَرَادَ اللّٰہُ بِقَوۡمٍ سُوۡٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَہٗ ۚ وَ مَا لَہُمۡ مِّنۡ دُوۡنِہٖ مِنۡ وَّالٍ ﴿۱۱﴾

*18 That is, Allah not only directly watches over whatever each person does, and is fully aware of everything he does, but He has also appointed such guardians as accompany him everywhere and keep a full record of all his deeds. This has been stated here to warn those people who live their lives under the delusion that they have been left absolutely free to do whatever they like and shall not be required to render an account of what they did in this worldly life. The warning is that such people invite their own retribution.

*18 یعنی بات صرف اتنی ہی نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر شخص کو ہر حال میں براہِ راست خود دیکھ رہا ہے اور اُس کی تمام حرکات و سکنات سے واقف ہے، بلکہ مزید برآں اللہ کے مقرر کیے ہوئے نگرانِ کار بھی ہر شخص کے ساتھ لگے ہوئے ہیں اور پورے کارنامۂ زندگی کا ریکارڈ محفوظ کرتے جاتے ہیں۔ اس حقیقت کو بیان کرنے سے مقصود یہ ہے کہ ایسے خدا کی خدائی میں جو لوگ یہ سمجھتے ہوئے زندگی بسر کرتے ہیں کہ انہیں شتر بے مہار کی طرح زمین پر چھوڑ دیا گیا ہے اور کوئی نہیں جس کے سامنے وہ اپنے نامۂ اعمال کے لیے جواب دہ ہوں، وہ دراصل اپنی شامت آپ بلاتے ہیں۔

*19 This is to warn them further that they should not

remain under any delusion that some holy person or saint or angel has the power to rescue them from divine retribution, for there is none who could defend them against Allah, even though they might have been paying homage and making offerings to their so called patrons and protectors in the hope that they would rescue them from punishment from Allah on the Day of Judgment.

19*یعنی اس غلط فہمی میں بھی نہ رہو کہ اللہ کے ہاں کوئی پیر یا فقیر، یا کوئی اگلا پچھلا بزرگ، یا کوئی جن یا فرشتہ ایسا زور آور ہے کہ تم خواہ کچھ ہی کرتے رہو، وہ تمہاری نذروں اور نیازوں کی رشوت لے کر تمہیں تمہارے برے اعمال کی پاداش سے بچا لے گا۔

12. He it is who shows you the lightning as a fear and a hope, and He raises the heavy clouds.	وہی ہے جو دکھاتا ہے تم کو بجلی ڈرانے اور امید دلانے کے لئے اور اٹھاتا ہے بھاری بھاری بادلوں کو۔	هُوَ الَّذِىۡ يُرِيۡكُمُ الۡبَرۡقَ خَوۡفًا وَّ طَمَعًا وَّ يُنۡشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَۚ ﴿۱۲﴾
13. And glorifies the thunder His praise *20 and the angels from fear of Him. *21 And He sends the thunderbolts then He strikes therewith whom He wills, while it is they who dispute about Allah, and He is severe in assault. *22	اور تسبیح کرتی ہے رعد اسکی حمد کے ساتھ *20 اور فرشتے اسکے خوف سے *21 اور وہی بھیجتا ہے بجلیاں پھر گرا دیتا ہے انکو جس پر چاہتا ہے ۔ جبکہ وہ ہی ہیں جو جھگڑتے ہیں اللہ کے بارے میں اور وہ ہے زبردست پکڑنے والا۔ *22	وَ يُسَبِّحُ الرَّعۡدُ بِحَمۡدِهٖ وَ الۡمَلٰٓـئِكَةُ مِنۡ خِيۡفَتِهٖ ۚ وَ يُرۡسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيۡبُ بِهَا مَنۡ يَّشَآءُ وَ هُمۡ يُجَادِلُوۡنَ فِى اللّٰهِ ۚ وَهُوَ شَدِيۡدُ الۡمِحَالِ ؕ ﴿۱۳﴾

***20 The thunder is a proclamation of *Tauhid* for those who have ears to hear the real meaning of its loud noise which follows the flash of lightning, though it is merely a kind of noise for those who hear it like animals. For it proclaims that Allah Who raises clouds from the oceans and carries them wherever He wills, and makes the lightning flash from the clouds and then turns them into rain so as to supply water to the dwellers of the earth, is perfect and worthy of all praise, is All-Wise and All-Powerful and is flawless in every respect and has do partner whatsoever.**

***20** یعنی بادلوں کی گرج یہ ظاہر کرتی ہے کہ جس خدا نے یہ ہوائیں چلائیں، یہ بھاپیں اُٹھائیں، یہ کثیف بادل جمع کیے، بادلوں کو بجلی چمکنے کا ذریعہ بنایا اور اس طرح زمین کی مخلوقات کے لیے پانی کی بہم رسانی کا انتظام کیا، وہ سبوح وقدوس ہے ، اپنی حکمت اور قدرت میں کامل ہے، اپنی صفت میں بے عیب ہے، اور اپنی خدائی میں لاشریک ہے۔ جانوروں کی طرح سننے والے تو ان بادلوں میں صرف گرج کی آواز ہی سنتے ہیں۔ مگر جو ہوش کے کان رکھتے ہیں وہ بادلوں کی زبان سے توحید کا یہ اعلان سنتے ہیں۔

***21 The mention of the fact that the angels are filled with awe of their Lord, and they proclaim His praise has a special significance here. This is to refute the shirk of the ignorant people who have always worshiped the angels as gods and deities and believed them to be partners with God in His Godhead. It has been stated that they are not partners with Allah but His most obedient servants; so much so that they praise Him and are filled with awe of Him.**

***21** فرشتوں کے جلال خداوندی سے لرزنے اور تسبیح کرنے کا ذکر خصوصیت کے ساتھ یہاں اس لیے کیا کہ مشرکین ہر زمانے میں فرشتوں کو دیوتا اور معبود قرار دیتے رہے ہیں اور اُن کا یہ گمان رہا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے

ساتھ اُس کی خدائی میں شریک ہیں ۔ اس غلط خیال کی تردید کے لیے فرمایا گیا کہ وہ اقتدارِ اعلیٰ میں خدا کے شریک نہیں ہیں بلکہ فرمانبردار خادم ہیں اور اپنے آقا کے جلال سے کانپتے ہوئے اس کی تسبیح کر رہے ہیں۔

*22 He has countless plans and measures which are so effective and sudden that He can smite anyone with any one of them from any side He wills. So much so that the intended victim is absolutely unaware of it. This is a proof that those people, who say absurd things about such All-Powerful Being, are absolutely void of sense.

*22 یعنی اس کے پاس بے شمار حربے ہیں اور وہ جس وقت جس کے خلاف جس حربے سے چاہے ایسے طریقے سے کام لے سکتا ہے کہ چوٹ پڑنے سے ایک لمحہ پہلے بھی اسے خبر نہیں ہوتی کہ کدھر سے کب چوٹ پڑنے والی ہے۔ ایسی قادرِ مطلق ہستی کے بارے میں یوں بے سوچے سمجھے جو لوگ الٹی سیدھی باتیں کرتے ہیں انہیں کون عقلمند کہہ سکتا ہے؟

لَهٗ دَعۡوَةُ الۡحَـقِّ‌ؕ وَ الَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِهٖ لَا يَسۡتَجِيۡبُوۡنَ لَهُمۡ بِشَىۡءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيۡهِ اِلَى الۡمَآءِ لِيَبۡلُغَ فَاهُ وَ مَا هُوَ بِبَالِغِهٖ‌ ؕ وَ مَا دُعَآءُ الۡكٰفِرِيۡنَ اِلَّا فِىۡ ضَلٰلٍ ۝۱۴

اسی کو پکارنا برحق ہے *23 اور وہ جنکو یہ پکارتے ہیں اس کے سوا نہیں جواب دے سکتے وہ انکو کسی بات کا ۔ مگر اس کی طرح جو پھیلا دے اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف تاکہ آ پہنچے وہ اسکے منہ تک۔ اور نہیں ہے وہ اس تک پہنچنے والا۔ اور نہیں ہے پکارنا کافروں کا سوائے گمراہی کے۔

14. For Him is the supplication of truth. *23 And those they call upon besides Him do not respond to them a thing, except as one who stretches forth his hands toward water that it may come unto his mouth, and it is not to reach it. And is nothing the prayers of the disbelievers but in error.

*23 “For Him is the supplication of truth,” for Allah alone has the power and the authority to give help and remove difficulties.

23*پکارنے سے مراد اپنی حاجتوں میں مدد کے لیے پکارنا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ حاجت روائی و مشکل کشائی کے سارے اختیارات اسی کے ہاتھ میں ہیں، اس لیے صرف اُسی سے دعائیں مانگنا برحق ہے۔

15. And to Allah falls in prostration whoever is in the heavens and the earth, willingly and by compulsion, *24 and their shadows in the morning and the evening. *25 AsSajda	اور اللہ کے آگے سجدہ کرتے ہیں جو ہیں آسمانوں میں اور زمین میں۔ خوشی سے یا زبردستی سے *24 اور انکے سائے صبح اور شام *25۔ سجدہ	وَ لِلّٰہِ یَسۡجُدُ مَنۡ فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ طَوۡعًا وَّ کَرۡهًا وَّ ظِلٰلُهُمۡ بِالۡغُدُوِّ وَ الۡاٰصَالِ ﴿۱۵﴾ سجدہ

*24 “And to Allah falls in prostration whoever is in the heavens and the earth” in the same sense that every creation of His has to obey and submit to His Physical law in every detail. The only difference between the submission of a believer and an unbeliever is that the former submits to it with a willing heart while the latter is forced to do so against his will, for it is absolutely beyond his power to oppose it.

24*سجدے سے مراد اطاعت میں جھکنا، حکم بجا لانا اور سرِ تسلیم خم کرنا ہے۔ زمین و آسمان کی ہر مخلوق اِس معنی میں اللہ کو سجدہ کر رہی ہے کہ وہ اس کے قانون کی مطیع ہے اور اس کی مشیت سے بال برابر بھی سرتابی نہیں کر سکتی ۔ مومن اس کے آگے برضا و رغبت جھکتا ہے تو کافر کو مجبورًا جھکنا پڑتا ہے، کیونکہ خدا کے قانون فطرت سے ہٹنا اُس کی مقدرت سے باہر ہے۔

*25 “Their shadows” in the sense that they fall to the west

in the morning and to the east in the evening and so on. This shows that they, too, have to submit to some law.

25*سایوں کے سجدہ کرنے سے مراد یہ ہے کہ اشیاء کے سایوں کا صبح وشام مغرب اور مشرق کی طرف گرنا اس بات کی علامت ہے کہ یہ سب چیزیں کسی کے امر کی مطیع اور کسی کے قانون سے مسخر ہیں۔

قُلۡ مَنۡ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ؕ قُلۡ اَفَاتَّخَذۡتُمۡ مِّنۡ دُوۡنِهٖۤ اَوۡلِيَآءَ لَا يَمۡلِكُوۡنَ لِاَنۡفُسِهِمۡ نَفۡعًا وَّلَا ضَرًّا ؕ قُلۡ هَلۡ يَسۡتَوِى الۡاَعۡمٰى وَ الۡبَصِيۡرُ ۙ اَمۡ هَلۡ تَسۡتَوِى الظُّلُمٰتُ وَالنُّوۡرُ ۚ اَمۡ جَعَلُوۡا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوۡا كَخَلۡقِهٖ فَتَشَابَهَ الۡخَلۡقُ عَلَيۡهِمۡ ؕ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَىۡءٍ وَّ هُوَ الۡوَاحِدُ الۡقَهَّارُ ۝١٦

پوچھو کون ہے رب آسمانوں اور زمین کا۔ کہو کہ اللہ *26۔ کہدو کہ کیا تم نے بنا لئے ہیں اس کے سوا کارساز ایسے نہیں جو اختیار رکھتے خود اپنے لئے نفع کا اور نہ نقصان کا۔ کہدو کیا برابر ہیں اندھا اور آنکھوں والا *27۔ کیا کہیں برابر ہو سکتی ہیں تاریکیاں اور روشنی *28۔ کیا مقرر کر رکھے ہیں انہوں نے اللہ کے شریک جنھوں نے پیدا کیا ہے کچھ جس طرح اسنے پیدا کیا ہے کہ مشتبہ ہو گئی ہے تخلیق انپر۔ *29 کہدو کہ اللہ ہی پیدا کرنے والا ہے ہر چیز کا اور وہ یکتا ہے بڑا زبردست ہے۔ *30

16. Say: “Who is the Lord of the heavens and the earth.” Say: Allah.” *26 Say: Have you then taken other than Him as protectors. They have no power for themselves to benefit, nor to harm. Say: Can be deemed equals the blind man and the one who sees, *27 or are equivalent the darkness and light. *28 Or do they assign to Allah partners who created the like of His creation so seemed alike that the creation to them. *29 Say: “Allah is the Creator of every thing, and He is the One, the Prevailing.” *30

*26 It will be worthwhile to note that though the question, "Who is the Lord of the heavens and the earth?" was put to the disbelievers, Allah told the Prophet (peace be upon him) to answer it himself and say, "Allah". This was because the disbelievers hesitated to answer it one way or the other. They could not say that it was not Allah for they themselves believed that Allah was the Creator of everything. On the other hand, they could not acknowledge this fact in so many words in answer to such question. For, they would then have to acknowledge the doctrine of Tauhid. Then no basis could have been left in favor of shirk. As they realized their weak position, they would not give any answer to such questions. That is why Allah asks His Messenger (peace be upon him) to put such questions to the disbelievers: "Who is the Creator of the heavens and the earth? Who is the Lord of the Universe? Who sustains you with provisions of life?" When they do not give any answer to such questions, Allah asks His Messenger (peace be upon him) to say "Allah" in answer. He then proceeds on with this argument: When Allah does all these things, how do the deities you worship come in?

*26واضح رہے کہ وہ لوگ خود اس بات کے قائل تھے کہ زمین وآسمان کا رب اللہ ہے ۔ وہ اس سوال کا جواب انکار کی صورت میں نہیں دے سکتے تھے ،کیونکہ یہ انکار خود اُن کے اپنے عقیدے کے خلاف تھا۔ لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پوچھنے پر وہ اقرار کی صورت میں بھی اس کا جواب دینے سے کتراتے تھے، کیونکہ اقرار کے بعد توحید کا ماننا لازم آجاتا تھا اور شرک کے لیے کوئی معقول بنیاد باقی نہیں رہتی تھی۔ اس لیے اپنے موقف کی کمزوری محسوس کر کے وہ اس سوال کے جواب میں چپ سادھ جاتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن میں جگہ جگہ اللہ تعالیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہے کہ ان سے پوچھو زمین وآسمان کا خالق کون

ہے؟ کائنات کا ربّ کون ہے؟ تم کو رزق دینے والا کون ہے؟ پھر حکم دیتا ہے کہ تم خود کہو کہ اللہ، اور اِس کے بعد یوں استدلال کرتا ہے کہ جب یہ سارے کام اللہ کے ہیں تو آخر یہ دوسرے کون ہیں جن کی تم بندگی کیے جا رہے ہو؟

*27 The blind man is the person who cannot see any of the countless signs of the Oneness of Allah, though these lie spread over before him in the universe. On the other hand, the seeing man is the person who can see in every particle of the universe and in every leaf of grass and tree signs pointing to their Creator. Thus the question that has been posed means: O disbelievers, if you are blind to the signs, why should the one who can see the signs should behave like a blind man and stumble along like you?

*27اندھے سے مراد وہ شخص ہے جس کے آگے کائنات میں ہر طرف اللہ کی وحدانیت کے آثار و شواہد پھیلے ہوئے ہیں مگر وہ اُن میں سے کسی چیز کو بھی نہیں دیکھ رہا ہے۔ اور آنکھوں والے سے مراد وہ ہے جس کے لیے کائنات کے ذرّے ذرّے اور پتے پتے میں معرفتِ کردگار کے دفتر کھلے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اِس سوال کا مطلب یہ ہے کہ عقل کے اندھو! اگر تمہیں کچھ نہیں سوجھتا تو آخر چشم بینا رکھنے والا اپنی آنکھیں کیسے پھوڑے؟ جو شخص حقیقت کو آشکار دیکھ رہا ہے اس کے لیے کس طرح ممکن ہے کہ وہ تم بے بصیرت لوگوں کی طرح ٹھوکریں کھاتا پھرے؟

*28 Here “light” means the light of the knowledge of the truth which the Prophet (peace be upon him) and his followers possessed. In contrast to this, there was the “darkness” of ignorance in which the disbelievers were wandering about. The question that has been posed means to ask this: Why should those, who have received the light, extinguish it and wander about in the darkness like you?

Well, if you do not know the worth of the light, you may choose to wander in the darkness. But how can you expect the one who has received the light and who appreciates the difference between the light and the darkness, and who is seeing the right way as if in broad daylight, to leave the light and wander about in the darkness?

28*روشنی سے مراد علمِ حق کی وہ روشنی ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اورآپؐ کے متبعین کو حاصل تھی۔ اور تاریکیوں سے مراد جہالت کی وہ تاریکیاں ہیں جن میں منکرین بھٹک رہے تھے۔ سوال کا مطلب یہ ہے کہ جس کو روشنی مل چکی ہے وہ کس طرح اپنی شمع بجھا کر اندھیروں میں ٹھوکریں کھانا قبول کر سکتا ہے؟ تم اگر نور کے قدر شناس نہیں ہو تو نہ سہی۔ لیکن جس نے اُسے پالیا ہے، جو نور و ظلمت کے فرق کو جان چکا ہے، جو دن کے اجالے میں سیدھا راستہ صاف دیکھ رہا ہے، وہ روشنی کو چھوڑ کر تاریکیوں میں بھٹکتے پھرنے کے لیے کیسے آمادہ ہو سکتا ہے؟

***29 The question is intended to impress on the disbelievers that there is absolutely no reason why they should practice shirk. When they themselves admit that their gods did not create even an iota in the universe and that they do not have even the smallest and most insignificant share in the creation, there remains no ground for them to cherish any doubts about it. Why should, then, their false gods and deities share the rights and powers of the Real Creator?**

29*اس سوال کا مطلب یہ ہے کہ اگر دنیا میں کچھ چیزیں اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہوتیں اور کچھ دوسروں نے، اور یہ معلوم کرنا مشکل ہوتا کہ خدا کا تخلیقی کام کونسا ہے اور دوسروں کا کونسا، تب تو واقعی شرک کے لیے کوئی معقول بنیاد ہو سکتی تھی۔ لیکن جب یہ مشرکین خود مانتے ہیں کہ ان کے معبودوں میں سے کسی نے ایک تنکا اور ایک بال تک پیدا نہیں کیا ہے، اور جب انہیں خود تسلیم ہے کہ خلق میں ان جعلی خداؤں کا ذرہ برابر بھی کوئی حصہ نہیں ہے، تو پھر یہ جعلی معبود خالق کے اختیارات اور اس کے حقوق میں آخر کس بنا پر شریک

ٹھیرا لیے گئے؟

***30 The Arabic word *Qahhar* literally means "The one who rules over all by virtue of His own power, and keeps all under His complete control."**

This fact that He is "the One, the Prevailing" follows naturally from the preceding fact that "Allah is the Creator of all things" for this fact was also acknowledged by the mushriks and was never denied by them. This is so because the Creator of everything should logically be Unique, and every other thing or being must necessarily be His creation. Therefore nothing could be the equal of the Creator or partner in His Being, attributes, powers and rights. Likewise, the Creator must have complete power and control over His Creation.

For, it can never be imagined that the Creator would create anything over which He has not full control. Therefore, the one who acknowledges Allah to be the Creator must also acknowledge Him to be the Unique and the All-Powerful. After this, there remains no reason why one should worship anyone other than the Creator or invoke someone else for help in resolving his difficulties and fulfilling his needs.

*30 اصل میں لفظ قھار استعمال ہوا ہے جس کے معنی ہیں "وہ ہستی جو اپنے زور سے سب پر حکم چلائے اور سب کو مغلوب کر کے رکھے"۔ یہ بات کہ "اللہ ہی ہر چیز کا خالق ہے"، مشرکین کی اپنی تسلیم کردہ حقیقت ہے جس سے انہیں کبھی انکار نہ تھا۔ اور یہ بات کہ "وہ یکتا اور قھار ہے" اس تسلیم شدہ حقیقت کا لازمی نتیجہ ہے جس سے انکار کرنا، پہلی حقیقت کو مان لینے کے بعد، کسی صاحب عقل کے لیے ممکن نہیں ہے۔ اِس لیے کہ جو ہر چیز کا خالق ہے، وہ لا محالہ یکتا و یگانہ ہے، کیونکہ دوسری جو چیز بھی ہے وہ اسی کی مخلوق ہے، پھر بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کوئی مخلوق اپنے خالق کی ذات، یا صفات، یا اختیارات، یا حقوق میں اس کی شریک

ہو؟ اسی طرح وہ لا محالہ قہار بھی ہے، کیونکہ مخلوق کا اپنے خالق سے مغلوب ہو کر رہنا عین تصوّرِ مخلوقیت میں شامل ہے۔ غلبۂ کامل اگر خالق کو حاصل نہ ہو تو وہ خلق ہی کیسے کر سکتا ہے۔ پس جو شخص اللہ کو خالق مانتا ہے اس کے لیے ان دو خالص عقلی و منطقی نتیجوں سے انکار کرنا ممکن نہیں رہتا، اور اس کے بعد یہ بات سراسر غیر معقول ٹھیرتی ہے کہ کوئی شخص خالق کو چھوڑ کر مخلوق کی بندگی کرے اور غالب کو چھوڑ کر مغلوب کو مشکل کشائی کے لیے پکارے۔

أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَالَتْ أَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ۚ وَمِمَّا يُوقِدُونَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَاءَ حِلْيَةٍ أَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهُ ۚ كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ۚ فَأَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَاءً ۖ وَأَمَّا مَا يَنفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ ۚ كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ ﴿١٧﴾

اسی نے اتارا آسمان سے پانی پھر بہ نکلے اس سے نالے اپنے اندازے کے مطابق پھر اوپر لے آیا سیلاب جھاگ پھولا ہوا *31۔ اور وہ (دھات) جسے تپاتے ہیں آگ میں بنانے کے لئے زیور یا سامان۔ جھاگ اٹھتا ہے ایسا ہی *32۔ اس طرح بیان فرماتا ہے اللہ حق اور باطل (کی مثال)۔ سو جو جھاگ ہے تو زائل ہو جاتا ہے سوکھ کر اور وہ جو فائدہ پہنچاتا ہے لوگوں کو وہ ٹھہرا رہتا ہے زمین میں۔ اسی طرح بیان فرماتا ہے اللہ مثالیں۔

17. He sent down from the sky water, so that flow the channels according to their measure, then carried to the top the flood the foam that rises up. *31 And that (ore) which they heat in the fire making ornaments or utensils, rises a foam like it. *32 Thus does depict Allah truth and falsehood (by parable). Then, as for the foam, it passes away as scum, while, as for that which is of use to mankind, it remains on the earth. Thus sets forth Allah parables.

*31 In this simile the knowledge which had been sent down by Allah to the Prophet (peace be upon him) has been likened to the rain from the sky, and the believers to the streams, rivulets and rivers. Just as the streams etc. fill themselves with rain water, each according to its capacity, so his followers gained knowledge from him, each according to his ability. On the other hand, the hue and cry that was raised by the opponents of the Islamic movement has been likened to the swelling foam etc. that begins to dance about on the surface of flood water, but soon vanishes away.

*31 اس تمثیل میں اُس علم کو جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کے ذریعے سے نازل کیا گیا تھا، آسمانی بارش سے تشبیہ دی گئی ہے۔ اور ایمان لانے والے سلیم الفطرت لوگوں کو ان ندی نالوں کے مانند ٹھیرایا گیا ہے جو اپنے اپنے ظرف کے مطابق بارانِ رحمت سے بھرپور ہو کر رواں دواں ہو جاتے ہیں۔ ۔ اور اُس ہنگامہ و شورش کو جو تحریکِ اسلامی کی خلاف منکرین و مخالفین نے برپا کر رکھی تھی اُس جھاگ اور اُس خس و خاشاک سے تشبیہ دی گئی ہے جو ہمیشہ سیلاب کے اُٹھتے ہی سطح پر اپنی اچھل کود دکھانی شروع کر دیتا ہے۔

*32 As it is but natural that scum should appear on the surface when ornaments are heated in the furnace for purification, likewise bad people would come to the surface and take prominent part in persecuting the good people who are passed through the furnace of persecution for their purification.

*32 یعنی بھٹی جس کام کے لیے گرم کی جاتی ہے وہ تو ہے خالص دھات کو تپا کر کارآمد بنانا۔ مگر یہ کام جب بھی کیا جاتا ہے میل کچیل ضرور ابھر آتا ہے اور اس شان سے چکر کھاتا ہے کہ کچھ دیر تک سطح پر بس وہی وہ نظر آتا رہتا ہے۔

18. For those who responded to (the	ان لوگوں کے لئے جنھوں نے	لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ

command) of their Lord is the best reward. And those who did not respond to His (command), if that they had whatever is on the earth entirely, and the like thereof with that, they would ransom themselves thereby. *33 Those are who will have the worst reckoning. *34 And their refuge is Hell, and worst is the resting place.

قبول کیا (حکم) اپنے رب کا بھلائی ہے ۔ اور وہ جنہوں نے قبول نہ کیا (حکم) اسکا اگر یہ کہ انکے پاس ہو جو کچھ ہے زمین میں سب کا سب اور اتنا ہی انکے ساتھ اور بھی تو ضرور صرف کر ڈالیں فدیے میں اسے۔ *33 یہی وہ لوگ ہیں جن کا ہوگا برا حساب۔ *34 اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ بری جگہ ہے۔

الْحُسْنٰى ؕ وَ الَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّ مِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ ۙ وَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۸﴾

*33 This shows that the disbelievers would be in such a sad plight that they would not hesitate to give their all for their redemption.

*33 یعنی اُس وقت ان پر ایسی مصیبت پڑے گی کہ وہ اپنی جان چھڑانے کے لیے دنیا و مافیہا کی دولت دے ڈالنے میں بھی تامل نہ کریں گے۔

*34 "Those will have the worst reckoning": they shall have to bear the full consequences of their evil deeds. No sin, no shortcoming, in short, nothing will be forgiven and no evil shall go unpunished.

We learn from the Quran that the rebels of Allah shall have to render a reckoning, whereas there shall be a light reckoning from those who have been faithful and obedient

to their Lord. In consideration of their loyal services, their cases will be dealt with leniently, and taking their general goodness into account many of their shortcomings will be forgiven.

This is further amplified by a tradition of the Prophet (peace be upon him). Aishah relates: I said, O Messenger of Allah, the most dreadful verse of the Quran is this: "Whoso shall commit an evil, he shall be punished for it. (Surah An-Nisa, Ayat 123)." The Prophet answered: O Aishah, don't you know how Allah clears the accounts of His faithful and obedient servant. Whatever harm or trouble he receives in this world, even so much as the pricking of a thorn, is taken by Allah as atonement for one or the other of his sins. As regards to the Hereafter, everyone who shall be called upon to render an account of any sin, shall be punished for it. At this Aishah asked: Then what is meant by light reckoning in this verse: Whoso shall be given his "Book of Deeds" in his right hand, he will render a light reckoning? (Surah Al-Inshiqaq, Ayats 7-8). The Prophet (peace be upon him) answered: This means merely the presentation of his whole conduct, that is, all his deeds, good and bad, shall be presented before Allah but he shall not be called upon to clear the account of all his deeds; for the one who shall be called upon to clear the whole of his account, shall be totally ruined.

The same thing is happening even in this world. A master deals very leniently with his faithful and obedient servant and connives at his minor faults and even forgives his major faults in consideration of his meritorious services.

On the other hand, if a servant is proved to be treacherous and dishonest, no consideration is given even to his services, and he is punished both for his minor and for major faults.

*34 بری حساب فہمی یا سخت حساب فہمی سے مطلب یہ ہے کہ آدمی کی کسی خطا اور کسی لغزش کو معاف نہ کیا جائے، کوئی قصور جو اس نے کیا ہو مواخذے کے بغیر نہ چھوڑا جائے۔

قرآن ہمیں بتاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس طرح کا محاسبہ اپنے اُن بندوں سے کرے گا جو اُس کے باغی بن کر دنیا میں رہے ہیں۔ بخلاف اس کے جنھوں نے اپنے خدا سے وفاداری کی ہے اور اس کی مطیع فرمان بن کر رہے ہیں ان سے "حسابِ یسیر" یعنی ہلکا حساب لیا جائے گا، اُن کی خدمات کے مقابلے میں ان کی خطاؤں سے درگزر کیا جائے گا اور اُن کے مجموعی طرزِ عمل کی بھلائی کو ملحوظ رکھ کر اُن کی بہت سی کوتاہیوں سے صرفِ نظر کر لیا جائے گا۔ اس کی مزید توضیح اُس حدیث سے ہوتی ہے جو حضرت عائشہؓ سے ابوداؤد میں مروی ہے ۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم! میرے نزدیک کتاب اللہ کی سب سے زیادہ خوف دلانے والی آیت وہ ہے جس میں ارشاد ہوا ہے کہ مَنۡ یَّعۡمَلۡ سُوۡٓءًا یُّجۡزَ بِہٖ۔ "جو شخص کوئی برائی کرے گا وہ اس کی سزا پائے گا"۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا، عائشہؓ! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ خدا کے مطیع فرمان بندے کو دنیا میں جو تکلیف بھی پہنچتی ہے، حتیٰ کہ اگر کوئی کانٹا بھی اُس کو چبھتا ہے، تو اللہ اُسے اُس کے کسی نہ کسی قصور کی سزا قرار دے کر دنیا ہی میں اس کا حساب صاف کر دیتا ہے؟ آخرت میں تو جس سے بھی محاسبہ ہو گا وہ سزا پا کر رہے گا۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا، پھر اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا مطلب کیا ہے کہ فَاَمَّا مَنۡ اُوۡتِیَ کِتٰبَہٗ بِیَمِیۡنِہٖ فَسَوۡفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیۡرًا؟ "جس کا نامۂ اعمال اس کے سیدھے ہاتھ میں دیا جائے گا اس سے ہلکا حساب لیا جائے گا"۔ حضورؐ نے جواب دیا، اس سے مراد ہے پیشی (یعنی اس کی بھلائیوں کے ساتھ اُس کی برائیاں بھی اللہ تعالیٰ کے سامنے ضرور پیش ہوں گی) مگر جس سے بازپرس ہوئی تو وہ بس سمجھ لو کہ مارا گیا۔

اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص اپنے وفادار اور فرمانبردار ملازم کو چھوٹی چھوٹی خطاؤں پر کبھی سخت گرفت نہیں کرتا بلکہ اس کے بڑے بڑے قصوروں کو بھی اس کی خدمات کے پیشِ نظر معاف کر دیتا ہے ۔

لیکن اگر کسی ملازم کی غداری و خیانت ثابت ہو جائے تو اس کی کوئی خدمت قابل لحاظ نہیں رہتی اور اس کے چھوٹے بڑے سب قصور شمار میں آجاتے ہیں۔

19. Then is he who knows that what has been revealed unto you from your Lord is the truth, can he be like him who is blind. *35 In fact, they will pay heed who are people of understanding. *36	تو کیا وہ شخص جو جانتا ہے کہ جو کچھ نازل کیا گیا ہے تم پر تمہارے رب کی طرف سے حق ہے کیا وہ مانند ہوسکتا ہے اسکے جو ہے اندھا*35۔ درحقیقت سمجھتے تو وہی ہیں جو عقل والے ہیں۔*36	أَفَمَنْ يَعْلَمُ أَنَّمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ أَعْمَىٰ ۚ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿١٩﴾

*35 That is, as the attitude of the two in this world will be different from each other, so shall be their ultimate end in the Hereafter.

*35یعنی نہ دنیا میں ان دونوں کا رویہ یکساں ہوسکتا ہے اور نہ آخرت میں ان کا انجام یکساں۔

*36 That is, those who listen to the message that has been sent down by Allah, and accept His Messenger, are really very wise people. This is why their conduct in this world is quite different from those foolish people who are blind to its merits: and so is their ultimate end in the Hereafter, as stated in the subsequent verses.

*36یعنی خدا کی بھیجی ہوئی اِس تعلیم اور خدا کے رسول کی اس دعوت کو جو لوگ قبول کیا کرتے ہیں وہ عقل کے اندھے نہیں بلکہ ہوش گوش رکھنے والے بیدار مغز لوگ ہی ہوتے ہیں۔ اور پھر دنیا میں ان کی سیرت و کردار کا وہ رنگ اور آخرت میں اُن کا وہ انجام ہوتا ہے جو بعد کی آیتوں میں بیان ہوا ہے۔

20. Those who fulfill the covenant of	وہ لوگ جو پورا کرتے ہیں اللہ کے	الَّذِينَ يُوفُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَ

Allah and do not break the treaty. *37	عہد کو اور نہیں توڑتے عہد کو۔ *37	لَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ﴿٢٠﴾

*37 This covenant is the same that was made by Allah with the entire mankind at the beginning of the creation that they would worship Him alone. (Refer to E.Ns 134 and 135 of Surah Al-Aaraf). As this covenant has been made with every human being, it has been imbued firmly in human nature. When a human being is born in this world, he, so to say, confirms the same covenant because he owes his creation to the same Allah with Whom he had made that covenant. Then he is brought up by His Provider and fed and nourished with His provisions, and uses the powers and faculties endowed by Him. All these things bind him by themselves into a covenant of bondage with his Lord. It is obvious that wise, loyal and faithful people fulfill their covenant and dare not break it except that they might break it unconsciously and unwillingly.

*37اس سے مراد وہ ازلی عہد ہے جو اللہ تعالیٰ نے ابتدائے آفرینش میں تمام انسانوں سے لیا تھا کہ وہ صرف اسی کی بندگی کریں گے (تشریح کے لیے ملاحظہ ہو سورۂ اعراف، حاشیہ نمبر ۱۳۴ و ۱۳۵)۔ یہ عہد ہر انسان سے لیا گیا ہے، ہر ایک کی فطرت میں مضمر ہے، اور اُسی وقت پختہ ہو جاتا ہے جب آدمی اللہ تعالیٰ کی تخلیق سے وجود میں آتا ہے اور ربوبیت سے پرورش پاتا ہے۔ خدا کے رزق سے پلنا، اس کی پیدا کی ہوئی چیزوں سے کام لینا اور اس کی بخشی ہوئی قوتوں کو استعمال کرنا آپ سے آپ انسان کو خدا کے ساتھ ایک میثاقِ بندگی میں باندھ دیتا ہے جسے توڑنے کی جرأت کوئی ذی شعور اور نمک حلال آدمی نہیں کر سکتا، اِلاّ یہ کہ نادانستہ کبھی اَحیاناً اس سے کوئی لغزش ہو جائے۔

21. And those who join that which	اور وہ لوگ جو جوڑتے ہیں اسکو حکم	وَ الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ

has commanded Allah with that it should be joined, *38 and fear their Lord, and dread the terrible reckoning.	دیا ہے اللہ نے جسکا کہ جوڑے رکھا جائے جسے *38 اور ڈرتے ہیں اپنے رب سے اور خوف رکھتے ہیں برے حساب کا۔	اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَ يَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ؕ ﴿۲۱﴾

*38 That is, all those social and civil relations that are conducive to the correct and right conduct of collective human life.

38*یعنی وہ تمام معاشرتی اور تمدنی روابط جن کی درستی پر انسان کی اجتماعی زندگی کی صلاح وفلاح منحصر ہے۔

22. And those who are patient, seeking the countenance of their Lord, *39 and establish prayer, and spend of that which We have provided them secretly and openly, and who ward off with good what is evil. *40 For them is the ultimate abode.	اور وہ جو صبر کرتے ہیں حاصل کرنے کے لئے خوشنودی اپنے رب کی *39۔ اور قائم کرتے ہیں نماز اور خرچ کرتے ہیں اس میں سے جو دیا ہے ہم نے ان کو پوشیدہ اور علانیہ اور دور کرتے ہیں نیکی سے برائی کو۔*40 یہی لوگ ہیں جن کے لئے ہے عاقبت کا گھر۔	وَ الَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً وَّ يَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۙ ﴿۲۲﴾

*39 “Those who are patient”: They remain self possessed and keep under control all their desires and lusts and do not transgress the bounds, and they do not yield to temptations to disobey their Lord in order to gain advantages and gratify their desires. Nay, they bear with

calm courage and endurance losses and afflictions that are inevitable in the obedience of Allah. If we consider the life of a believer from this point of view, we shall find that his entire life is the life of endurance and fortitude, for he keeps himself under control in very trying circumstances in this world in the hope of winning the approval of his Lord and in the expectation of gaining permanent benefits in the Hereafter: so he fights with fortitude every temptation to sin.

39* یعنی اپنی خواہشات کو قابو میں رکھتے ہیں، اپنے جذبات اور میلانات کو حدود کا پابند بناتے ہیں، خدا کی نافرمانی میں جن جن فائدوں اور لذتوں کا لالچ نظر آتا ہے انہیں دیکھ کر پھسل نہیں جاتے، اور خدا کی فرمانبرداری میں جن جن نقصانات اور تکلیفوں کا اندیشہ ہوتا ہے انہیں برداشت کرلے جاتے ہیں۔ اس لحاظ سے مومن کی پوری زندگی در حقیقت صبر کی زندگی ہے، کیونکہ وہ رضائے الٰہی کی اُمید پر اور آخرت کے پائیدار نتائج کی توقع پر اس دنیا میں ضبطِ نفس سے کام لیتا اور گناہ کی جانب نفس کے ہر میلان کا صبر کے ساتھ مقابلہ کرتا ہے۔

*40 That is, if others do evil to them, they do not do evil in return but do good instead. They do not fight mischief with mischief but with virtue. Howsoever unjust one may be to them, they do justice in every case. Likewise, they remain truthful and honest even in the case of those who tell lies against them and show dishonesty towards them.

There is a tradition of the Prophet (peace be upon him) to the same effect: You should not imitate others in your conduct towards other people, for it is wrong to say: We will do goodness to others, if they do goodness to us and we will do injustice to them if they are unjust to us. On the other hand, you should follow this principle: If others do goodness to you, you should do goodness to them, but if they do evil to you, you should not be unjust to them.

There is another tradition, which begins with the words: My Lord has bidden me to do nine things. Four of these things are, I should behave justly towards everyone whether I am pleased or offended with him. I should render the right even of the one who violates my rights. I should pay the dues even of the one who depraves me of my due. I should forgive the one who has been unjust to me. There is yet another tradition to the same effect: Don't be faithless even to the one who has been faithless to you. There is also a saying of Umar that amounts to the same thing: The best way of punishing the one, who does not fear God in his dealings with you, is that you should fear God in your dealings with him.

40*یعنی وہ بدی کے مقابلے میں بدی نہیں بلکہ نیکی کرتے ہیں۔ وہ شر کا مقابلہ شر سے نہیں بلکہ خیر ہی سے کرتے ہیں۔ کوئی اُن پر خواہ کتنا ہی ظلم کرے، وہ جواب میں ظلم نہیں بلکہ انصاف ہی کرتے ہیں۔ کوئی ان کے خلاف کتنا ہی جھوٹ بولے ، وہ جواب میں سچ ہی بولتے ہیں۔ کوئی اُن سے خواہ کتنی ہی خیانت کرے، وہ جواب میں دیانت ہی سے کام لیتے ہیں۔ اسی معنی میں ہے وہ حدیث جس میں حضور صلعم نے فرمایا ہے:

لاتکونوا امعۃ تقولون اِن احسن الناس احسنا و اِن ظلمونا ظلمنا۔ ولکن وطّنوا انفسکم ، ان احسن الناس ان تحسنوا و ان اساؤا فلا تظلموا۔

"تم اپنے طرز عمل کو لوگوں کے طرز عمل کا تابع بنا کر نہ رکھو۔ یہ کہنا غلط ہے کہ اگر لوگ بھلائی کریں گے تو ہم بھلائی کریں گے اور لوگ ظلم کریں گے تو ہم بھی ظلم کریں گے۔ تم اپنے نفس کو ایک قاعدے کا پابند بناؤ۔ اگر لوگ نیکی کریں تو نیکی کرو۔ اور اگر لوگ تم سے بدسلوکی کریں تو تم ظلم نہ کرو۔"

اسی معنی میں ہے وہ حدیث جس میں حضورؐ نے فرمایا کہ میرے ربّ نے مجھے نو باتوں کا حکم دیا ہے ۔ اور ان میں سے چار باتیں آپؐ نے یہ فرمائیں کہ میں خواہ کسی سے خوش ہوں یا ناراض ہر حالت میں انصاف کی

بات کہوں، جو میرا حق مارے میں اس کا حق ادا کروں، جو مجھے محروم کرے میں اس کو عطا کروں، اور جو مجھ پر ظلم کرے میں اس کو معاف کر دوں۔ اور اسی معنی میں ہے وہ حدیث جس میں حضورؐ نے فرمایا کہ لاتخن من خانک "جو تجھ سے خیانت کرے تو اس سے خیانت نہ کر"۔ اور اسی معنی میں ہے حضرت عمرؓ کا یہ قول کہ "جو شخص تیرے ساتھ معاملہ کرنے میں خدا سے نہیں ڈرتا اُس کو سزا دینے کی بہترین صورت یہ ہے کہ تو اس کے ساتھ خدا سے ڈرتے ہوئے معاملہ کر"۔

جَنّٰتُ عَدۡنٍ یَّدۡخُلُوۡنَهَا وَ مَنۡ صَلَحَ مِنۡ اٰبَآئِهِمۡ وَ اَزۡوَاجِهِمۡ وَ ذُرِّیّٰتِهِمۡ وَ الۡمَلٰٓئِكَةُ یَدۡخُلُوۡنَ عَلَیۡهِمۡ مِّنۡ كُلِّ بَابٍ ۚ ﴿۲۳﴾	باغات ہمیشہ رہنے کے داخل ہونگے وہ جن میں اور جو نیک ہوں گے انکے باپ دادوں میں سے اور انکی بیویوں میں سے اور انکی اولاد میں سے اور فرشتے داخل ہونگے انکے پاس ہر ایک دروازے سے۔	23. Gardens of Eden which they shall enter, and those who acted righteously from among their fathers, and their wives, and their offspring. And angels shall enter unto them from every gate.
سَلٰمٌ عَلَیۡكُمۡ بِمَا صَبَرۡتُمۡ فَنِعۡمَ عُقۡبَى الدَّارِ ؕ ﴿۲۴﴾	(کہیں گے) سلام ہو تم پر *41 بسب صبر جو تم نے کیا۔ پس بہت خوب ہے آخرت کا گھر۔	24. (Saying): "Peace be upon you *41 for that you persevered in patience. So excellent is the Hereafter abode."

*41 This implies two things. The angels will come in large numbers from every side and give them this good news: Now you have come to a place where there is peace for you. Here you are immune from every affliction, every trouble, every hardship, and every danger and worry. (For details see E.N. 29 of Surah Al-Hijr).

41*اس کا مطلب صرف یہ نہیں ہے کہ ملائکہ ہر طرف سے آ کر ان کو سلام کریں گے، بلکہ یہ بھی ہے کہ ملائکہ ان کو اس بات کی خوشخبری دیں گے کہ اب تم ایسی جگہ آ گئے ہو جہاں تمہارے لیے سلامتی ہی سلامتی ہے۔ اب یہاں تم ہر آفت سے، ہر تکلیف سے ہر مشقت سے ، اور ہر خطرے سے اور اندیشے سے محفوظ ہو۔ (مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو سورۂ حجر، حاشیہ نمبر۲۹)۔

وَ الَّذِيۡنَ يَنۡقُضُوۡنَ عَهۡدَ اللّٰهِ مِنۡۢ بَعۡدِ مِيۡثَاقِهٖ وَ يَقۡطَعُوۡنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنۡ يُّوۡصَلَ وَ يُفۡسِدُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ ۙ اُولٰٓـئِكَ لَهُمُ اللَّعۡنَةُ وَ لَهُمۡ سُوۡٓءُ الدَّارِ ﴿۲۵﴾	اور وہ لوگ جو توڑ ڈالتے ہیں اللہ کے عہد کو بعد اسکو پختہ کر لینے کے اور قطع کر دیتے ہیں ان (رشتوں) کو کہ حکم دیا ہے اللہ نے اسکا کہ وہ جوڑے رکھے جائیں اور فساد کرتے ہیں زمین میں۔ یہی لوگ ہیں جن پر ہے لعنت اور انکے لئے ہے برا گھر۔	25. And those who break the covenant of Allah after firmly confirming it, and sever those (relations) has commanded Allah of which that they should be joined, and spread corruption in the land. Those are, on them is the curse, and for them is the ill abode.
اَللّٰهُ يَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ يَّشَآءُ وَ يَقۡدِرُ ؕ وَ فَرِحُوۡا بِالۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ؕ وَ مَا الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَا فِى الۡاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ﴿۲۶﴾	اللہ فراخ کر دیتا ہے رزق جس کا چاہتا ہے اور تنگ کر دیتا ہے (جس کا چاہتا ہے) ۔ *42 اور یہ خوش ہو رہے ہیں دنیا کی زندگی پر۔ اور نہیں ہے دنیا کی زندگی آخرت کے مقابلے میں مگر بہت تھوڑا سامان۔	26. Allah increases the provision for whom He wills, and straitens (for whom He wills), *42 and they rejoice in the life of the world. And the life of the world is not, as compared with the Hereafter, except a brief commodity.

*42 This verse refutes the wrong criterion by which the disbelievers of Makkah (and all other disobedient people of the world) judged whether one was or was not a favorite of God. They judged a man’s worth by his wealth and worldly prosperity and not by his faith and righteous conduct. They thought that the one who was enjoying all the good things of life was a favorite of God, even if he had erroneous beliefs and did wicked deeds. On the other hand, they considered the one who was poor and indigent to be under the wrath of God, even though he was righteous. That is why in their judgment the chiefs of the Quraish were far superior to the followers of the Prophet (peace be upon him). They would say, "You can see for yourselves that God is with the chiefs of the Quraish.

In this verse, Allah has warned them that they are absolutely wrong in drawing such a conclusion from the worldly conditions of the people. Allah gives His provision to the people abundantly or sparingly for reasons different from those which they presumed and richness or poverty is no criterion by which to judge the worth of people. The real criterion of judging the worth of people is their beliefs and deeds. The one, who has righteous beliefs and does good deeds, shall be higher in rank than the one who has wrong beliefs and does evil deeds. Thus the real criterion is the quality of his deeds and not the possession or the lack of wealth.

42*اس آیت کا پس منظر یہ ہے کہ عام جہلاء کی طرح کفارمکہ بھی عقیدہ و عمل کے حسن و قبح کو دیکھنے کے بجائے امیری اور غریبی کے لحاظ سے انسانوں کی قدر قیمت کا حساب لگاتے تھے۔ اُن کا گمان یہ تھا کہ جسے

دنیا میں خوب سامانِ عیش مل رہا ہے وہ خدا کا محبوب ہے ، خواہ ہو کیسا ہی گمراہ و بدکار ہو۔ اور جو تنگ حال ہے وہ خدا کا مغضوب ہے خواہ وہ کیسا ہی نیک ہو۔ اسی بنیاد پر وہ قریش کے سرداروں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غریب ساتھیوں پر فضیلت دیتے تھے اور کہتے تھے کہ دیکھ لو، اللہ کس کے ساتھ ہے۔ اس پر متنبہ فرمایا جا رہا ہے کہ رزق کی کمی و بیشی کا معاملہ اللہ کے ایک دوسرے ہی قانون سے تعلق رکھتا ہے جس میں بے شمار دوسری مصلحتوں کے لحاظ سے کسی کو زیادہ دیا جاتا ہے اور کسی کو کم ۔ یہ کوئی معیار نہیں ہے جس کے لحاظ سے انسانوں کے اخلاقی و معنوی حسن و قبح کا فیصلہ کیا جائے۔ انسانوں کے درمیان فرقِ مراتب کی اصل بنیاد اور اُن کی سعادت و شقاوت کی اصل کسوٹی یہ ہے کہ کس نے فکر و عمل کی صحیح راہ اختیار کی اور کس نے غلط، کس نے عمدہ اوصاف کا اکتساب کیا اور کس نے برے اوصاف کا۔ مگر نادان لوگ اس کے بجائے یہ دیکھتے ہیں کہ کس کو دولت زیادہ ملی اور کس کو کم۔

وَ يَقُوۡلُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَوۡ لَاۤ اُنۡزِلَ عَلَيۡهِ اٰيَةٌ مِّنۡ رَّبِّهٖ ؕ قُلۡ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنۡ يَّشَآءُ وَ يَهۡدِىۡۤ اِلَيۡهِ مَنۡ اَنَابَ ۖۚ (۲۷)	اور کہتے ہیں وہ جنہوں نے کفر کیا کہ کیوں نہیں نازل کی گئی اس پر کوئی نشانی اسکے رب کی طرف سے ـ*43 کہدو یقیناً اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہتا ہے اور راستہ دکھاتا ہے اپنی طرف اسکو جو رجوع ہوتا ہے اسکی طرف ـ *44	27. And say those who disbelieved: "Why is not sent down to him a sign from his Lord." *43 Say: "Indeed, Allah sends astray whom He wills, and guides unto Himself whoever turns to Him." *44

***43 Please also keep in view the answer that has been given to this question in Ayat 7.**

*43 اس سے پہلے آیت ، میں اِس سوال کا جو جواب دیا جا چکا ہے اسے پیشِ نظر رکھا جائے۔ اب دوبارہ اُن کے اسی اعتراض کو نقل کر کے ایک دوسرے طریقے سے اُس کا جواب دیا جا رہا ہے۔

***44 This is the answer to their question. It is not due to the**

lack of signs that they were going astray, but it is the lack of any desire in them to seek right guidance. For Allah does not force one to follow the right way, if he deliberately turns away from it. He lets such persons wander on the wrong ways they choose to wander. Nay, even all those things that should serve as a means to guidance for a seeker of truth become the means of deviation for the one who seeks deviation. So much so that the light which helps show the way to the former, dazzles the eyes of the latter. This is how Allah leads astray a person.

This answer to the demand of a sign is matchless in its eloquence. It says to them: O misguided people, it is not due to the lack of signs that you are not finding the right path, but it is due to the lack of any desire in you for it. You do not see any of the countless signs that are scattered all around you because you have no desire to go to the right way. How can then any sign be helpful to you? For you would not see any of those signs. However those, who seek the right way to Allah, see these signs and find the right way with their help.

44* یعنی جو اللہ کی طرف خود رجوع نہیں کرتا اور اس سے روگردانی اختیار کرتا ہے اُسے زبردستی راہِ راست دکھانے کا طریقہ اللہ کے ہاں رائج نہیں ہے۔ وہ ایسے شخص کو اُنھی راستوں میں بھٹکنے کی توفیق دے دیتا ہے جن میں وہ خود بھٹکنا چاہتا ہے۔ وہی سارے اسباب جو کسی ہدایت طلب انسان کے لیے سببِ ہدایت بنتے ہیں، ایک ضلالت طلب انسان کے لیے سبب ضلالت بنا دیے جاتے ہیں۔ شمعِ روشن بھی اُس کے سامنے آتی ہے تو راستہ دکھانے کے بجائے اس کی آنکھیں خیرہ ہی کرنے کا کام دیتی ہے۔ یہی مطلب ہے اللہ کے کسی شخص کو گمراہ کرنے کا۔

28. Those who believed and find satisfaction whose hearts in the remembrance of Allah. Is it not that, in the remembrance of Allah hearts find satisfaction.	وہ لوگ جو ایمان لائے اور اطمینان پاتے ہیں جنکے دل اللہ کے ذکر سے ۔ کیا نہیں یہ کہ اللہ کے ذکر سے ہی اطمینان پاتے ہیں دل ۔	الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَ تَطۡمَئِنُّ قُلُوۡبُهُمۡ بِذِكۡرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكۡرِ اللّٰهِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ ؕ ﴿۲۸﴾
29. Those who believed and they did righteous deeds, joy is for them, and blissful place of return.	وہ لوگ جو ایمان لائے اور کئے انہوں نے نیک اعمال خوشی ہے انکے لئے اور عمدہ ٹھکانہ ۔	اَلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوۡبٰى لَهُمۡ وَ حُسۡنُ مَاٰبٍ ﴿۲۹﴾
30. Thus have We sent you *45 to a nation, have passed on before which other nations, that you might recite unto them that which We have revealed to you, and they disbelieve in the Beneficent. *46 Say: “He is my Lord, there is no god but Him. In Him I put my trust and to Him is my return.”	اسی طرح ہم نے بھیجا ہے تم کو *45 اس امت میں ۔ گذر چکی ہیں اس سے پہلے دوسری امتیں تاکہ پڑھ کر سنا دو تم انکو وہ جو ہم نے وحی کی ہے تمہاری طرف ۔ اور وہ انکار کرتے ہیں رحمٰن کا ۔ *46 کہدو وہی تو رب ہے میرا ۔ نہیں کوئی معبود سوائے اسکے ۔ اسی پر میں بھروسہ رکھتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں ۔	كَذٰلِكَ اَرۡسَلۡنٰكَ فِىۡۤ اُمَّةٍ قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِهَاۤ اُمَمٌ لِّتَتۡلُوَا۟ عَلَيۡهِمُ الَّذِىۡۤ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡكَ وَ هُمۡ يَكۡفُرُوۡنَ بِالرَّحۡمٰنِ ؕ قُلۡ هُوَ رَبِّىۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَلَيۡهِ تَوَكَّلۡتُ وَ اِلَيۡهِ مَتَابِ ﴿۳۰﴾

*45 That is, in this way that We have not given you a sign they demanded.

45*یعنی کسی ایسی نشانی کے بغیر جس کا یہ لوگ مطالبہ کرتے ہیں۔

*46 That is, instead of serving that most Compassionate Lord, they are discarding His service and setting up other partners in His attributes, powers, rights and giving thanks to others for His blessings.

46*یعنی اُس کی بندگی سے منہ موڑے ہوئے ہیں، اس کی صفات اور اختیارات اور حقوق میں دوسروں کو اُس کا شریک بنا رہے ہیں، اور اُس کی نعمتوں کے شکریے دوسروں کو ادا کر رہے ہیں۔

وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ؕ بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ؕ اَفَلَمْ يَايْــَٔسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَ لَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰى

اور اگر یہ کہ ہوتا ایک قرآن کہ چل پڑتے اس سے پہاڑ یا پھٹ جاتی اس سے زمین یا کلام کرسکتے اس سے مردے *47 (تو کیا یہ لوگ ایمان لے آتے) - بلکہ اللہ کے لئے ہے اختیار سارا - *48 تو کیا نہیں اطمینان ہوا ان لوگوں کو جوایمان لائے کہ اگر چاہتا اللہ توضرور ہدایت دے دیتا سب انسانوں کو - *49 اور نہ کمی ہوگی انکو جنہوں نے کفر کیا آپڑنے میں ان پر انکے اعمال کی وجہ سے آفت - یا

31. And if that there was a Quran, could be moved with which the mountains, or could be torn asunder by it the earth, or could be made to speak by it the dead, *47 (would then they have believed). But, to Allah belongs the command entirely. *48 Are they not satisfied, those who believed that if had willed Allah, He would indeed have guided mankind, all of them. *49 And will

يَاْتِيَ وَعْدُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝٣١

نازل ہوتی رہے گی قریب انکے
مکانات کے ۔ یہاں تک کہ آ
پہنچے اللہ کا وعدہ ۔ بیشک اللہ
نہیں خلاف کرتا وعدے کے۔

not cease, those who disbelieved, to strike them for what they have done a disaster, or it will settle close to their homes, until comes to pass the promise of Allah. Indeed, Allah does not break promise.

*47 This verse has been addressed to the believers who were feeling uneasy that no such sign was being sent as was demanded by the disbelievers. They thought that such a sign would convince the disbelievers and they would accept Islam. Therefore when no such sign was sent, they became all the more uneasy for the lack of the fulfillment of the demand that gave rise to doubts about the Prophethood of the Messenger (peace be upon him). The question posed in this verse is meant to remove that uneasiness of the Muslims. It is like this: Do you think that they would have embraced Islam if such and such signs had been shown to them all of a sudden along with a Surah of the Quran? Are you under the delusion that they are quite ready to accept Islam and are waiting only for such a sign? Do you think that those people who have failed to see the light of the truth in the teachings of the Quran, in the phenomena of the universe, in the pure and spotless life of the Prophet (peace be upon him) and in the wonderful change in the lives of his companions, would see the light of the truth in the moving of the mountains, in the cleavage of the earth

and in the coming out of the dead from the graves?

47*اس آیت کو سمجھنے کے لیے یہ بات پیشِ نظر رہنی ضروری ہے کہ اِس میں خطاب کفار سے نہیں بلکہ مسلمانوں سے ہے۔ مسلمان جب کفار کی طرف سے بار بار نشانی کا مطالبہ سنتے تھے تو ان کے دلوں میں بے چینی پیدا ہوتی تھی کہ کاش اِن لوگوں کو کوئی نشانی دکھادی جاتی جس سے یہ لوگ قائل ہو جاتے۔ پھر جب وہ محسوس کرتے تھے کہ اس طرح کی کسی نشانی کے نہ آنے کی وجہ سے کفار کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے متعلق لوگوں کے دلوں میں شبہات پھیلانے کا موقع مل رہا ہے تو ان کی یہ بے چینی اور بھی زیادہ بڑھ جاتی تھی۔ اِس پر مسلمانوں سے فرمایا جا رہا ہے کہ اگر قرآن کی کسی سورۃ کے ساتھ ایسی اور ایسی نشانیاں یکایک دکھا دی جاتیں تو کیا واقعی تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ لوگ ایمان لے آتے؟ کیا تمہیں اِن سے یہ خوش گمانی ہے کہ یہ قبولِ حق کے لیے بالکل تیار بیٹھے ہیں، صرف ایک نشانی کے ظہور کی کسر ہے؟ جن لوگوں کو قرآن کی تعلیم میں، کائنات کے آثار میں، نبی کی پاکیزہ زندگی میں، صحابۂ کرام کے انقلاب حیات میں نورِ حق نظر نہ آیا کیا تم سمجھتے ہو کہ وہ پہاڑوں کے چلنے اور زمین کے پھٹنے اور مردوں کے قبروں سے نکل آنے میں کوئی روشنی پا لیں گے؟

*48 “But to Allah belongs the command entirely” and He can show any sign if He so desires. He is not showing any sign for it does not fit in the scheme laid down for the guidance of man. As the real object is to show guidance to mankind through the Prophet and not to compel them to believe in the Prophethood of a Prophet, He desires that the people should gain guidance by thinking and observing wisely and not by seeing signs.

48*یعنی نشانیوں کے نہ دکھانے کی اصل وجہ یہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے دکھانے پر قادر نہیں ہے، بلکہ اصل وجہ یہ ہے کہ ان طریقوں سے کام لینا اللہ کی مصلحت کے خلاف ہے۔ اس لیے کہ اصل مقصود تو ہدایت ہے نہ کہ ایک نبی کی نبوت کو منوالینا، اور ہدایت اِس کے بغیر ممکن نہیں کہ لوگوں کی فکر و بصیرت کی

اصلاح ہو۔

*49 That is, if the object had been to make human beings believers even without consciously understanding it, Allah could have created them believers by birth.

49*یعنی اگر سمجھ بوجھ کے بغیر محض ایک غیر شعوری ایمان مطلوب ہوتا تو اس کے لیے نشانیاں دکھانے کے تکلف کی کیا حاجت تھی۔ یہ کام تو اس طرح بھی ہو سکتا تھا کہ اللہ سارے انسانوں کو مومن ہی پیدا کر دیتا۔

32. And indeed were ridiculed messengers before you, so I granted respite to those who disbelieved, then I seized them, so how (awful) was My punishment.	اور یقیناً مذاق اڑایا جا چکا ہے رسولوں کا تم سے پہلے۔ تو مہلت دی میں نے ان لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا پھر پکڑ لیا میں نے انکو۔ سو کیسا (سخت) تھا میرا عذاب۔	وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَمْلَيْتُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۫ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ﴿۳۲﴾
33. Then is He who watches over every soul what it has earned (can He be unaware). *50 And they have ascribed for Allah partners. *51 Say: “Name them. Or you inform Him of that which He knows not on the earth, *52 or is it a show of words.” But, it is made fair	تو کیا وہ جو نگران ہے ہر شخص پر جو اس نے کمایا ہے۔ (کیا وہ بیخبر ہو سکتا ہے)۔ *50 اور بنا رکھے ہیں انہوں نے اللہ کے شریک۔ *51 کہو کہ ان کے نام لو۔ کیا خبر دیتے ہو تم اسے اسکی جو نہیں معلوم اسے زمین میں *52 یا محض ظاہری کہنے کی بات ہے۔ بلکہ خوشنما بنا دئے	اَفَمَنْ هُوَ قَآئِمٌ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ ۚ وَ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ قُلْ سَمُّوْهُمْ ؕ اَمْ تُنَبِّـُٔوْنَهٗ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِى الْاَرْضِ اَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ؕ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا

مَكۡرُهُمۡ وَ صُدُّوۡا عَنِ السَّبِيۡلِ ؕ وَ مَنۡ يُّضۡلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنۡ هَادٍ ﴿۳۳﴾	گئے ہیں انکے لئے جنہوں نے کفر کیا انکے فریب *53 اور وہ روک لئے گئے ہیں راہ راست سے *54۔ اور جسے گمراہ رہنے دے اللہ تو نہیں اسے کوئی ہدایت کرنے والا۔	seeming to those who disbelieved their plotting, *53 and they have been hindered from the path. *54 And he whom Allah sends astray, then, there is not for him any guide.

*50 That is, they are so audacious that they set up partners with Allah Whose knowledge is All-Comprehensive and Who is aware of even the minutest details of the good and bad actions of each individual.

*50یعنی جو ایک ایک شخص کے حال سے فردًا فردًا واقف ہے اور جس کی نگاہ سے نہ کسی نیک آدمی کی نیکی چھپی ہوئی ہے نہ کسی بد کی بدی۔

*51 These are the audacious things they do. They ascribe partners and equals to Him. They believe that some of His creatures are a part and parcel of His Being, and have attributes and rights like Him. They presume that they shall not be called to account for whatever they do, even though they live in His kingdom.

*51جسارتیں یہ کہ اس کے ہمسر اور مدِّ مقابل تجویز کیے جا رہے ہیں، اس کی ذات اور صفات اور حقوق میں اس کی مخلوق کو شریک کیا جا رہا ہے، اور اس کی خدائی میں رہ کر لوگ یہ سمجھ رہے ہیں کہ ہم جو کچھ چاہیں کریں ہم سے کوئی بازپرس کرنے والا نہیں۔

*52 That is, you give empty names to the partners you ascribe to Him for you have no real knowledge about them.

For you could get this knowledge only in one of the three following ways.

First, you might have received some authentic information that Allah had made such and such people as His partners in His attributes, powers and rights. If it is so, let us also know their names and the source of your information.

Second, the possibility that Allah might have remained ignorant that some beings have become His partners. Therefore you are going to inform Him about this. If it is so, say it clearly in so many words so that it may be decided whether there are some foolish people who can believe in such a nonsensical claim.

Third, obviously the above two suppositions are absurd. Therefore the only alternative is that, you are ascribing partners to Him without any rhyme or reason, and you, without any knowledge, make one the relative of God, another the hearer of supplications, and still another the helper and fulfiller of certain needs and the ruler of a certain region etc.

52*یعنی اس کے شریک جو تم نے تجویز کر رکھے ہیں اُن کے معاملے میں تین ہی صورتیں ممکن ہیں:

ایک یہ کہ تمہارے پاس کوئی مستند اطلاع آئی ہو کہ اللہ نے فلاں فلاں ہستیوں کو اپنی صفات، یا اختیارات، یا حقوق میں شریک قرار دیا ہے۔ اگر یہ صورت ہے تو ذرا براہِ کرم ہمیں بھی بتاؤ کہ وہ کون کون اصحاب ہیں اور اُن کے شریک خدا مقرر کیے جانے کی اطلاع آپ حضرات کو کس ذریعہ سے پہنچی ہے۔

دوسری ممکن صورت یہ ہے کہ اللہ کو خود خبر نہیں ہے کہ زمین میں کچھ حضرات اُس کے شریک بن گئے ہیں اور اب آپ اس کو یہ اطلاع دینے چلے ہیں۔ اگر یہ بات ہے تو صفائی کے ساتھ اپنی اس پوزیشن کا اقرار کرو۔ پھر ہم بھی دیکھ لیں گے کہ دنیا میں کتنے ایسے احمق نکلتے ہیں جو تمہارے اس سراسر لغو مسلک کی پیروی پر

قائم رہتے ہیں۔

لیکن اگر یہ دونوں باتیں نہیں ہیں تو پھر تیسری ہی صورت باقی رہ جاتی ہے، اور وہ یہ ہے کہ تم بغیر کسی سند اور بغیر کسی دلیل کے یونہی جس کو چاہتے ہو خدا کا رشتہ دار ٹھیرا لیتے ہو، جس کو چاہتے ہو داتا اور فریاد رس کہہ دیتے ہو، اور جس کے متعلق چاہتے ہو دعوٰی کر دیتے ہو کہ فلاں علاقے کے سلطان فلاں صاحب ہیں اور فلاں کام حضرت کی تائید و امداد سے بر آتے ہیں۔

*53 Shirk has been called fraud because none of the angels, spirits, saints, heavenly bodies, to whom they ascribe divine attributes and powers or render divine rights, ever claimed to possess these attributes or powers. Neither did they ever demand these rights from the people nor told the people that they would fulfill their desires and wants if they would perform some rituals of worship before them. As a matter of fact, some clever people invented these gods in order to practice willful deception and dishonesty so that they might wield powerful influence over the common people and exploit them and deprive them of a part of their hard earned possessions. Accordingly, they made the common people credulous followers of the gods of their inventions and set themselves up as their representatives to get money, etc. from them by this fraud.

The second reason why shirk has been called fraud is that a worldly man pretends to believe in it not because he wants to believe in it but in order to free himself from all moral restraints to enable him to lead an irresponsible life of greed and lust.

The third reason is given below in E. N. 54.

*53اس شرک کو مکاری کہنے کی ایک وجہ یہ ہے کہ دراصل جن اجرام فلکی یا فرشتوں یا ارواح یا بزرگ

انسانوں کو خدائی صفات و اختیارات کا حامل قرار دیا گیا ہے، اور جن کو خدا کے مخصوص حقوق میں شریک بنا لیا گیا ہے، ان میں سے کسی نے بھی کبھی نہ اِن صفات و اختیارات کا دعویٰ کیا، نہ اِن حقوق کا مطالبہ کیا، اور نہ لوگوں کو یہ تعلیم دی کہ تم ہمارے آگے پرستش کے مراسم ادا کرو ہم تمہارے کام بنایا کریں گے۔ یہ تو چالاک انسانوں کا کام ہے کہ انہوں نے عوام پر اپنی خدائی کا سکہ جمانے کے لیے اور ان کی کمائیوں میں حصہ بٹانے کے لیے کچھ بناوٹی خدا تصنیف کیے، لوگوں کو اُن کو معتقد بنایا اور اپنے آپ کو کسی نہ کسی طور پر اُن کا نمائندہ ٹھیرا کر اپنا اُلّو سیدھا کرنا شروع کر دیا۔

دوسری وجہ شریک کو مکر سے تعبیر کرنے کی یہ ہے کہ دراصل یہ ایک فریب نفس ہے اور ایک چور دروازہ ہے جس کے ذریعے سے انسان دنیا پرستی کے لیے، اخلاقی بندشوں سے بچنے کے لیے اور غیر ذمہ دارانہ زندگی بسر کرنے کے لیے راہِ فرار نکالتا ہے۔

تیسری وجہ جس کی بنا پر مشرکین کے طرزِ عمل کو مکر سے تعبیر کیا گیا ہے آگے آتی ہے۔

***54 Shirk is also fraud in the sense that it has been made to appear fair for them and so leads them into deviation and prevents them from coming back to the right way. It is like this: When mushriks adopt wrong ways of deviation that suit the kind of lives they wish to lead, they have to invent arguments to pacify their consciences and convince other people that they are on the right way. Naturally this fraud confirms them on the way of deviation and they are debarred from the right way.**

54* یہ انسانی فطرت ہے کہ جب انسان ایک چیز کے مقابلے میں دوسری چیز کو اختیار کرتا ہے تو اپنے نفس کو مطمئن کرنے کے لیے اور لوگوں کو اپنی راست روی کا یقین دلانے کے لیے اپنی اختیار کردہ چیز کو ہر طریقے سے استدلال کر کے صحیح ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے اور اپنی رد کردہ چیز کے خلاف ہر طرح کی باتیں چھانٹنی شروع کر دیتا ہے۔ اسی بنا پر فرمایا گیا ہے کہ جب انہوں نے دعوتِ حق کو ماننے سے انکار کر دیا تو قانونِ

فطرت کے مطابق ان کے لیے اُن کی گمراہی، اور اُس گمراہی پر قائم رہنے کے لیے اُن کی مکاری خوشنما بنا دی گئی اور اسی فطری قانون کے مطابق راہِ راست پر آنے سے روک دیے گئے۔

34. For them is a punishment in the life of the world, and the punishment of the Hereafter is more severe. And they do not have against Allah any protector.	انکے لئے ہے عذاب دنیا کی زندگی میں اور عذاب آخرت کا تو بہت ہی سخت ہے۔ اور نہیں انکو اللہ سے کوئی بچانے والا۔	لَهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَقُّ ۚ وَ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿۳۴﴾
35. The example of the garden, which has been promised to the righteous, is, flowing beneath it are rivers. Its fruit is eternal, and its shade too. Such is the end of those who are righteous, and the end of the disbelievers is the fire.	مثال اس جنت کی جسکا وعدہ کیا گیا ہے اہل تقویٰ سے۔ بہ رہی ہیں اسکے نیچے نہریں ۔ اسکے پھل ہمیشہ باقی رہنے والے ہیں اور اسکے سائے بھی۔ یہ انجام ہے ان لوگوں کا جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا اور انجام کافروں کا دوزخ ہے۔	مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّ ظِلُّهَا ؕ تِلْكَ عُقْبَى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا ۖۗ وَّ عُقْبَى الْكٰفِرِيْنَ النَّارُ ﴿۳۵﴾
36. And those to whom We have given the Book rejoice in that which is revealed to you. And among the factions are those	اور وہ لوگ جنہیں دی ہمنے کتاب وہ خوش ہوتے ہیں اس سے جو نازل ہوا ہے تم پر اور ان فرقوں میں وہ ہیں جو انکار کرتے ہیں اسکا بعض	وَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَفْرَحُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ يُّنْكِرُ بَعْضَهٗ ؕ قُلْ اِنَّمَاۤ اُمِرْتُ اَنْ

اَعۡبُدَ اللّٰهَ وَ لَاۤ اُشۡرِكَ بِهٖ ؕ اِلَيۡهِ اَدۡعُوۡا وَ اِلَيۡهِ مَاٰبِ ﴿۳۶﴾	حصہ ۔ کہدو کہ بس مجھ کو حکم ہوا ہے کہ میں عبادت کروں اللہ کی اور نہ شریک بناؤں اسکے ساتھ ۔ اسکی طرف میں بلاتا ہوں اور اسکی طرف مجھے لوٹنا ہے *55۔	who reject part of it. Say: "Only I am commanded that I worship Allah and not to join partners with Him. To Him I call, and unto Him is my return." *55

*55 This is in reply to a specific objection which was then raised by the disbelievers. They would say: If he has brought the same message that was brought by the Messengers before him (as he claims), why don't the Jews and the Christians who are the followers of the former Prophets come forward and welcome it? The verse answers the objection and says that the true followers of the former Prophets really rejoice in the message of the Quran, but the false ones have been offended by it. Then it asks the Prophet (peace be upon him) not to worry at all about this, saying: O Prophet, you should not mind at all whether they are pleased or offended by it. Tell them plainly that this is the guidance I have received from my Lord and I will follow it at all costs.

*55 یہ ایک خاص بات کا جواب ہے جو اُس وقت مخالفین کی طرف سے کہی جا رہی تھی۔ وہ کہتے تھے کہ اگر یہ صاحب واقعی وہی تعلیم لے کر آئے ہیں جو پچھلے انبیاء لائے تھے جیسا کہ اِن کا دعویٰ ہے، تو آخر کیا بات ہے کہ یہود و نصاریٰ، جو پچھلے انبیاء کے پیرو ہیں، آگے بڑھ کر اِن کا استقبال نہیں کرتے۔ اِس پر فرمایا جارہا ہے کہ اُن میں سے بعض لوگ اِس پر خوش ہیں اور بعض ناراض، مگر اے نبی، خواہ کوئی خوش ہو یا ناراض، تم صاف کہہ دو کہ مجھے تو خدا کی طرف سے یہ تعلیم دی گئی ہے اور میں بہرحال اِسی کی پیروی کروں گا۔

37. And thus have We sent it down, a judgment of authority in Arabic. And if you were to follow their desires after that which has come to you of the knowledge, you will not have against Allah any helper, nor a protector.	اور اسیطرح نازل کیا ہم نے یہ فیصلہ کن فرمان عربی میں۔ اور اگر تم نے پیروی کی ان کی خواہشوں کی اس کے بعد کہ آچکا ہے تمہارے پاس علم میں سے۔ تو نہ ہو گا تمہارا اللہ کے سامنے کوئی مددگار اور نہ بچانے والا۔	وَ كَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ؕ وَ لَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا وَاقٍ ٣٧
38. And indeed We sent messengers before you, and We made for them wives and offspring. *56 And it was not for any messenger that he should bring a sign except by the command of Allah. *57 For every term there is a decree.	اور یقیناً بھیجے تھے ہم نے رسول تم سے پہلے اور دی تھیں ہم نے انکو بیویاں اور اولاد۔ *56 اور نہ تھا یہ کسی رسول کے لئے کہ لے آتا کوئی نشانی مگر اللہ کے حکم سے۔ *57 ہر قضا کے لئے ہے ایک تحریر۔	وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَ جَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّ ذُرِّيَّةً ؕ وَ مَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ٣٨

*56 This is the answer to another objection. The disbelievers said that he could not be a Prophet of Allah because he has wives and children, for they argued that Prophets had nothing to do with carnal desires.

*56 یہ ایک اور اعتراض کا جواب ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کیا جاتا تھا۔ وہ کہتے تھے کہ یہ اچھا نبی ہے جو بیوی اور بچے رکھتا ہے۔ بھلا پیغمبروں کو بھی خواہشاتِ نفسانی سے کوئی تعلق ہو سکتا ہے۔

***57 This is the answer to yet another objection: Had he been a true Prophet, he would have shown a sign like the shining hand and the miraculous staff of Prophet Moses or he would have restored sight to the blind or cured lepers like Prophet Jesus, or brought a sign like the she camel of Prophet Salih. (peace be upon them all). The answer is this: None of the former Messengers had any power to show any sign nor has this Prophet (peace be upon him). Allah showed a sign whenever and through whomsoever He considered it to be necessary and will show any sign whenever He will consider it necessary and that I have not claimed to possess any such power that such a demand might be made from me.**

*57 یہ بھی ایک اعتراض کا جواب ہے۔ مخالفین کہتے تھے کہ موسیٰ یدِ بیضا اور عصا لائے تھے۔ مسیح اندھوں کو بینا اور کوڑھیوں کو تندرست کر دیتے تھے۔ صالحؑ نے اونٹنی کا نشان دکھایا تھا۔ تم کیا نشانی لے کر آئے ہو؟ اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ جس نبی نے جو چیز بھی دکھائی ہے اپنے اختیار اور اپنی طاقت سے نہیں دکھائی ہے۔ اللہ نے جس وقت جس کے ذریعے سے جو کچھ ظاہر کرنا مناسب سمجھا وہ ظہور میں آیا۔ اب اگر اللہ کی مصلحت ہوگی تو جو کچھ وہ چاہے گا دکھائے گا۔ پیغمبر خود کسی خدائی اختیار کا مدعی نہیں ہے کہ تم اس سے نشانی دکھانے کا مطالبہ کرتے ہو۔

يَمۡحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَ يُثۡبِتُ ۖۚ وَ عِنۡدَهٗۤ اُمُّ الۡكِتٰبِ ﴿۳۹﴾	مٹا دیتا ہے اللہ جس کو چاہتا ہے اور قائم رکھتا ہے (جسکو چاہتا ہے) ۔ اور اسی کے پاس ہے اصل کتاب۔ *58	39. Allah eliminates what He wills, and establishes (what He wills). And with Him is the source of the Book. *58

***58 This is the answer to another objection raised against the revelation of the Quran. The disbelievers said: What**

was the need of this new Book, when there already had existed the former revealed Books? You say that this need has arisen because the former Books have been tampered with; therefore Allah has abrogated them and commanded that this new Book should be followed. This position you have taken is wrong for how can anyone tamper with the Book of Allah and how is it possible that any Book of Allah might be tampered with? Why did not Allah protect these Books from such things as these? You say that this Book has been revealed by the same Allah Who revealed the Torah and the Gospel. How is it then that your way is different from that of the Torah? You consider certain things lawful while they are unlawful according to the Torah, etc. etc. Detailed answers to these objections have been given in other Surahs but here only a brief and comprehensive answer has been given to them.

The Arabic word *Umm-ul-Kitab* literally means the Mother Book, that is, the Original Book which is the source and origin of all the revealed Books.

58* یہ بھی مخالفین کے ایک اعتراض کا جواب ہے۔ وہ کہتے تھے کہ پہلے آئی ہوئی کتابیں جب موجود تھیں تو اس نئی کتاب کی کیا ضرورت تھی؟ تم کہتے ہو کہ ان میں تحریف ہو گئی ہے، اب وہ منسوخ ہیں اور اس نئی کتاب کی پیروی کا حکم دیا گیا ہے۔ مگر خدا کی کتاب میں تحریف کیسے ہو سکتی ہے ؟ خدا نے اس کی حفاظت کیوں نہ کی ؟ اور کوئی خدائی کتاب منسوخ کیسے ہو سکتی ہے؟ تم کہتے ہو کہ یہ اُسی خدا کی کتاب ہے جس نے توراۃ و انجیل نازل کی تھیں۔ مگر یہ کیا بات ہے کہ تمہارا طریقہ توراۃ کے بعض احکام کے خلاف ہے؟ مثلاً بعض چیزیں جنہیں توراۃ والے حرام کہتے ہیں تم انہیں حلال سمجھ کر کھاتے ہو۔ ان اعتراضات کے جوابات بعد کی سورتوں میں زیادہ تفصیل کے ساتھ دیے گئے ہیں۔ یہاں ان کا صرف ایک مختصر جامع جواب دے کر چھوڑ دیا

گیا ہے۔ "اُمّ الکتاب" کے معنی ہیں "اصل کتاب" یعنی وہ منبع و سرچشمہ جس سے تمام کتب آسمانی نکلی ہیں۔

وَ اِنۡ مَّا نُرِيَنَّكَ بَعۡضَ الَّذِىۡ نَعِدُهُمۡ اَوۡ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِنَّمَا عَلَيۡكَ الۡبَلٰغُ وَ عَلَيۡنَا الۡحِسَابُ ﴿۴۰﴾	اور خواہ ہم دکھائیں تمہیں کچھ حصہ جسکا وعدہ کرتے ہیں ہم ان سے یا تمہاری مدت حیات پوری کر دیں تو بس تمہارے ذمے پہنچا دینا ہے اور ہمارے ذمے حساب لینا ہے۔ *59	40. And whether We show you part of what We have promised them, or We cause you to die, then only upon you is to convey, and upon Us is the reckoning. *59

*59 This is to console the Prophet (peace be upon him), as if to say: O Prophet, you need not concern yourself as to the end of these disbelievers who have rejected the truth. You should go on performing with peace of mind the mission that has been entrusted to you and leave it to Us to give them suitable punishment. Though this has been addressed to the Prophet (peace be upon him), it is obvious that it is really meant to warn the opponents of the truth, who were demanding definitely from the Prophet (peace be upon him) by way of a challenge to bring about the scourge about which threats were being held out to them.

*59 مطلب یہ ہے کہ تم اس فکر میں نہ پڑو کہ جن لوگوں نے تمہاری اِس دعوتِ حق کو جھٹلا دیا ہے ان کا انجام کیا ہوتا ہے اور کب وہ ظہور میں آتا ہے۔ تمہارے سپرد جو کام کیا گیا ہے اُسے پوری یکسوئی کے ساتھ کیے چلے جاؤ اور فیصلہ ہم پر چھوڑ دو۔ یہاں بظاہر خطاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے، مگر دراصل بات اُن مخالفین کو سنانی مقصود ہے جو چیلنج کے انداز میں بار بار حضور سے کہتے تھے کہ ہماری جس شامت کی دھمکیاں تم ہمیں دیا کرتے ہو آخر وہ آکیوں نہیں جاتی۔

41. Did they not see that We are advancing in the land diminishing it from its outlying borders. *60 And Allah commands, there is none to put back His command. And He is swift in calling to account.

اور کیا نہیں دیکھا انہوں نے کہ ہم چلے آرہے ہیں زمین پر اسکو گھٹاتے ہوئے اسکے کناروں سے ۔ *60 اور اللہ حکم فرماتا ہے نہیں ہے کوئی رد کرنے والا اسکے حکم کا اور وہ ہے جلد لینے والا حساب ۔

اَوَلَمۡ يَرَوۡا اَنَّا نَاۡتِى الۡاَرۡضَ نَـنۡقُصُهَا مِنۡ اَطۡرَافِهَا ؕ وَاللّٰهُ يَحۡكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكۡمِهٖ ؕ وَهُوَ سَرِيۡعُ الۡحِسَابِ ﴿۴۱﴾

*60 "We are advancing in the land." This is a very subtle way of warning the opponents of the truth. The fact that Our message is spreading fast in Arabia. It does, in fact, mean that We Ourselves are advancing very fast in the country against you for We are with those who are carrying Our message.

"Diminishing it from its outlying borders." We are causing the influence of Islam to spread fast in the land and are thus reducing the boundaries of the influence of its opponents. Are not these things the portents of their coming disaster?

*60 یعنی کیا تمہارے مخالفین کو نظر نہیں آرہا ہے کہ اسلام کا اثر سرزمینِ عرب کے گوشے گوشے میں پھیلتا جا رہا ہے اور چاروں طرف سے اِن پر حلقہ تنگ ہوتا چلا جاتا ہے؟ یہ اِن کی شامت کے آثار نہیں ہیں تو کیا ہیں؟

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ "ہم اس سرزمین پر چلے آرہے ہیں" ایک نہایت لطیف اندازِ بیان ہے۔ کیونکہ دعوتِ حق اللہ کی طرف سے ہوتی ہے اور اللہ اس کے پیش کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے، اس لیے کسی سرزمین میں اس دعوت کے پھیلنے کو اللہ تعالیٰ یوں تعبیر فرماتا ہے کہ ہم خود اس سرزمین میں بڑھے چلے

آرہے ہیں۔

42. And indeed, did devise plots those who were before them. *61 Then to Allah belongs the plan entirely. He knows what earns every soul. And will soon come to know the disbelievers for whom is the final home.	اور بیشک چالیں چل چکے ہیں وہ جو ان سے پہلے تھے۔ *61 سو اللہ کی ہوتی ہے تدبیر پوری کی پوری ۔ وہ جانتا ہے جو کچھ کماتا ہے ہر ذی روح۔ اور جلد معلوم کر لیں گے کافر کہ کس کے لئے ہے آخرت کا گھر۔	وَ قَدۡ مَكَرَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ فَلِلّٰهِ الۡمَكۡرُ جَمِيۡعًا ؕ يَعۡلَمُ مَا تَكۡسِبُ كُلُّ نَفۡسٍ ؕ وَسَيَعۡلَمُ الۡكُفّٰرُ لِمَنۡ عُقۡبَى الدَّارِ ﴿۴۲﴾

*61 That is, these people, who are now devising schemes to defeat the message of the truth, do not take a lesson from the sad end of the people who devised similar schemes before them to suppress the voice of the truth by falsehood, fraud and persecution.

*61 یعنی آج یہ کوئی نئی بات نہیں ہے کہ حق کی آواز کو دبانے کے لیے جھوٹ اور فریب اور ظلم کے ہتھیار استعمال کیے جا رہے ہیں ۔ پچھلی تاریخ میں بارہا ایسی ہی چالوں سے دعوتِ حق کو شکست دینے کی کوششیں کی جا چکی ہیں۔

43. And say those who disbelieved: "You are not a Messenger." Say: "Sufficient is Allah as a witness between me and you, and those with whom is	اور کہتے ہیں وہ جنہوں نے کفر کیا کہ نہیں ہو تم رسول۔ کہدو کہ کافی ہے اللہ بطور گواہ میرے اور تمہارے درمیان۔ اور وہ جن کے	وَ يَقُوۡلُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَسۡتَ مُرۡسَلًا ؕ قُلۡ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيۡدًۢا بَيۡنِىۡ وَ بَيۡنَكُمۡ ۙ وَ مَنۡ عِنۡدَهٗ عِلۡمُ الۡكِتٰبِ ﴿۴۳﴾

the knowledge of the Book.” *62	پاس ہے کتاب کا علم ۔ *62	

*62 That is, everyone who has the knowledge of the divinely revealed Books will bear witness to the fact that my teachings are the same that were imparted by the former prophets.

*62 یعنی ہر وہ شخص جو واقعی آسمانی کتابوں کے علم سے بہرہ ور ہے اس بات کی شہادت دے گا کہ جو کچھ میں پیش کر رہا ہوں وہ وہی تعلیم ہے جو پچھلے انبیاء لے کر آئے تھے ۔